محترم صاحبزادہ
مرزا رفیع احمد صاحب
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
کے سابق صدر۔

محترم صاحبزادہ
مرزا طاہر احمد صاحب
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
کے موجودہ صدر

نومبر ۱۹۶۶ء

مدیران
رفیق احمد ثاقب
محمد شفیق قیصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

فاستبقوا الخیرات

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

(المصلح الموعودؓ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

نبوت ۱۳۴۵ ہش ؛ رجب ۱۳۸۶ھ

نومبر ۱۹۶۶ء

جلد ۱۴ — شمارہ ۱

ادارۂ تحریر

رفیق احمد ثاقب ؛ محمد شفیق قیصر

(سید عبدالباسط پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

ترتیب

اداریہ

جستہ جستہ

۱۔ ہمارا سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۹۶۶ء کا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ اس سال بھی قریب و دُور کی مجالس سے شمعِ احمدیت کے پروانے خاص ذوق و شوق سے یہاں آئے اور حسبِ استعداد اجتماع کی برکات سے حصہ پایا۔ اس بابرکت اجتماع میں خدام نے اپنے پیارے امام کی رُوح پرور تقاریر بھی سُنیں اور دوسرے بزرگوں کی نصیحتیں بھی سُنیں۔

جیسا کہ خدام کو علم ہے کہ ہمارے اس اجتماع کی غرض و غائت صرف اور صرف تربیت و اصلاح ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا یہ اجتماع بڑا ہی بابرکت اور مفید ہوتا ہے۔ ہم اس کی برکت اور افادیت کو اَور بھی بڑھا سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ جن خوش قسمت نوجوانوں کو اس بابرکت اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے وہ اس کی تاثیر کا مجسم نمونہ بننے کی کوشش کریں اور اپنی اپنی مجلس میں واپس جانے کے بعد اس رُوح کو برقرار رکھیں جسے انہوں نے اپنے رگ و پے میں اجتماع کے ایام میں محسوس کیا۔

آج دنیا ہمارے نظریات کی بجائے ہمارے اعمال کی طرف دیکھتی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ نظریات کو عمل کی کسوٹی پر پرکھ کر ہی کسی نظریہ کی افادیت اور صداقت معلوم کی جاتی ہے۔ اے خدامِ احمدیت! ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کریں تا ہماری ذات آسمانِ احمدیت کے لئے چمک اور جگمگاہٹ کا باعث ہو، تا آسمانِ احمدیت کا حُسن قائم رہے اور روحانیت کی پیاسی رُوحیں ہمارے اعمال کو دیکھ کر اپنی رُوحانی پیاس بجھائیں، خدا کی محبت ہمیں حاصل ہو، اسلام کا درد ہر درد سے سوا ہو، دنیا کی محبت ہمیں آخرت سے غافل نہ کر دے۔ ہم ہوں اور خدا کی رضا ہو اور رسولؐ کی محبت ہو اور اسلام کا درد ہو۔

۲۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضؓ کی وفات کا سانحہ

گزشتہ ماہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی وفات کا سانحہ پیش آیا۔ حضرت مولانا کی وفات بہت بڑا جماعتی صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پورا فرمائے اور جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے

کہ وہ اپنے بزرگوں کی جگہ لینے کیلئے تیاری کریں اور اپنے دل میں خدا اور اسکے رسولؐ اور دینِ اسلام کی خدمت کا ایسا جذبہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو بلکہ ہمارے آقا و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جماعت کی آخرت اسکی اولیٰ سے بھی بہتر ہو۔

۳۔ تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اکتوبر میں تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ حضور کی تحریک پر نمازِ جمعہ کے بعد ہی وعدہ جات دفتر میں موصول ہونے شروع ہو گئے۔ بعد ازاں حضور نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریر میں بھی احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی اور جماعتی اور انفرادی وعدے لئے۔ الحمد للہ کہ اسوقت تک ۵ لاکھ ۱۰ ہزار کے وعدے موصول ہو چکے ہیں جبکہ گزشتہ سال وعدہ جات کی مقدار ۴ لاکھ ۶۰ ہزار کے قریب تھی۔ خدام الاحمدیہ کے اراکین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریکِ جدید کے دفتر دوم کی پوری ذمہ داری سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے خدام الاحمدیہ پر ڈالی تھی اور اب خدام کا فرض ہے کہ وہ حضورؓ کی اس امانت کی پوری طرح حفاظت کریں اور امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور خدام کو یہ کوشش کرنی چاہیئے اور یہ ارادہ کر لینا چاہیئے کہ وہ اس سال صرف دفتر دوم کے وعدہ کی تعداد ۵ لاکھ تک پہنچا دیں گے۔ اے احمدی نوجوانو! ہمت اور اخلاص سے کام کرو۔ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت پیدا کرے۔ یاد رکھیں اسوقت دنیا کے گوشے گوشے میں جو تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں ان کی رگِ حیات تحریکِ جدید ہے جس کا انحصار ہمارے ایمان پر ہمارے ایثار پر ہے۔ ہماری کفایت شعاری پر ہے پس آؤ ہم نئے سال کے آغاز میں یہ عہد کریں کہ ہمارے پیارے امام نے جو توقعات ہم سے وابستہ کر رکھی ہیں ہم انکو پورا کرنیوالے بنیں اور اس خدائی تحریک کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کیلئے اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دیں۔!!

۴۔ خدام الاحمدیہ کی نئی قیادت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ دو سال کیلئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو خدام الاحمدیہ کا صدر نامزد فرمایا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو اس عظیم ذمہ داری کو بطریق احسن سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور آپکی قیادت میں مجالس کو اپنا قدم اور بھی آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے ——— ہم اسجگہ اپنے سابق صدر حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مدظلہ العالی کو بھی خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ آپکا عہد خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں ایک روشن اور زریں باب کے طور پر ہمیشہ زندہ رہیگا۔ آپ نے جس محنت، خلوص اور للّٰہیت کے ساتھ مجلس کی خدمت کی اسکا اجر اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ خدام کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور اسکے رسولؐ کی محبت پیدا کرنے کیلئے جو عملی نمونہ آپ نے خدام کے سامنے رکھا وہ ہمارے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپکے مبارک عہد میں مجلس نے ہر شعبۂ زندگی میں نمایاں ترقی کی ہے جسکا ایک مختصر سا جائزہ "خدام الاحمدیہ کے چار سالہ دور" میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ادارہ خالد اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ آپکا حافظ و ناصر ہو اور آپکو پہلے سے بھی زیادہ اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور آپکی صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت دے +

سورۃ الرحمٰن

معارف القرآن

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۳﴾
ان دونوں میں ہر قسم کے میوے دو۱ دو قسم کے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۴﴾
پھر بتاؤ کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے؟

مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۵﴾
(جنتی لوگ) فرش پر (ایسے) تکیے لگائے ہوئے ہونگے جن کے استر تافتے کے ہونگے اور دونوں باغوں کے پھل (بوجھ سے) جھکے ہوئے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۶﴾
سو بتاؤ کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے؟

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۷﴾
ان جنتوں میں نیچی نگاہوں والی عورتیں۲ ہونگی جن سے نہ تو ان (جنتیوں) سے پہلے انسانوں نے تعلق۳ رکھا ہوگا نہ جنوں نے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۸﴾
پس بتاؤ تو سہی کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے؟

---

۱ یعنی روحانی انعام کی طرح انہیں دو اقسام کا بنایا جائے گا۔ ایک خالص اندرونی لذت والے اور ایک ظاہری شکل والے مگر روحانی۔

۲ اوّل تو روحانی انعام مراد ہے۔ پھر یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیئے کہ یہاں صرف عورت کہا ہے اور اس سے مراد انسان کی دنیوی بیوی بھی ہوسکتی ہے جسے اگلے جہان میں حُسن عطا ہوگا۔

۳ کسی سے تعلق نہ ہوگا کے یہ معنے ہیں کہ کسی غیر مرد سے تعلق نہ رکھا ہوگا اور وہ نیک اور پاکباز ہوں گی۔

(تفسیر صغیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام

خدام کے نام

ذیل میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا وہ خصوصی پیغام درج کیا جا رہا ہے جو محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارت کے آغاز پر خدام الاحمدیہ کے نام دیا ہے۔ اُمید ہے خدام بھائی اس پیغام کو غور سے پڑھیں گے اور اس کے مندرجات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ (ادارہ)

میرے خدام بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مدیرانِ خالد کو اصرار ہے کہ اپنی صدارت کے آغاز پر اپنے خدام بھائیوں کے نام کوئی پیغام دوں۔ میری طرح آپ سب بھی بخوبی جانتے ہیں کہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا کام نہ کبھی پہلے پالیسی وضع کرنا تھا نہ اب ہے نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ پس ظاہر ہے کہ کسی صدر کے بدلنے سے پالیسی کے بدلنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پالیسی وہی ہوگی جو مجلس کے قیام کے دن سے چلی آ رہی ہے اور آئندہ بھی مجھے یقین ہے کہ اسی طرح چلے گی یعنی کامل خلوص اور وفا اور جذبۂ اطاعت کے ساتھ بانیٔ مجلس خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی بیان فرمودہ ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کرنا اور اس لائحہ عمل کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشاں رہنا جو قرآن، سُنّت اور حدیث نبوی کی روشنی میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے پہلے تیار فرما چکے ہیں یا آئندہ تیار فرمائیں۔

یہ وہ پالیسی ہے جس پر مجھ سے قبل صدرانِ مجلس چلتے رہے اور اسی میں نیک بختی اور سعادت جانی اور یہی وہ پالیسی ہے جس پر چلنے کی توفیق میں اپنے رب سے مانگتا رہوں گا اور آپ سے بھی استدعا ہے کہ آپ بھی میرے لئے اور اپنے لئے یہی دُعا کرتے رہیں اور اسی نیک مقصد کے حصول کے لئے دل وجان سے کوشاں رہیں۔

ایک فرق

باوجود اس کے کہ اغراض ومقاصد کی تعیین اور حصولِ مقاصد کے ذرائع کی اصولی حد بندی فرمانا جیسا کہ

ابھی عرض کر چکا ہوں خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کام ہے تاہم جہاں تک کوششوں کی تفصیل کا تعلق ہے اس سے انکار نہیں کہ ہر وہ شخص جس پر کوئی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے اپنی اپنی افتادِ طبع، زاویۂ نگاہ اور فکری اور عملی طاقتوں کے لحاظ سے اپنے مخصوص رنگ میں اسے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس مقصد اور حصولِ مقصد کی راہ معیّن ہی کیوں نہ ہو کارکنان کے بدلنے سے طریقِ کار میں کچھ جزئی تبدیلیاں ضرور واقع ہو جاتی ہیں جن سے مفر نہیں۔ اور یہیں سے میرے لئے اور اُن سب خدام بھائیوں کے لئے خوف کا مقام شروع ہوتا ہے جو مجلس خدام الاحمدیہ کے نظام میں کسی نہ کسی خدمت پر مامور ہوں گے۔ پس اس پہلو سے بھی اپنے خدام بھائیوں سے دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ جس طرزِ عمل کو ہم احسن سمجھتے ہوئے اختیار کریں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی وہ احسن ٹھہرے اور ہم اس خوش قسمت گروہ میں شمار ہوں جس کا قرآن کریم " اھدیٰ سبیلاً " کے الفاظ میں ذکر فرماتا ہے۔

تا شرطِ زندگی و توفیقِ ایزدی ہم سب خدامِ احمدیت دو سال کے لئے ایک ایسے سفر میں شریک رہیں گے جس کی قیادت کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس عاجز کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اپنی بے بضاعتی اور نااہلی پر جب نظر پڑتی ہے تو دل خوف کھاتا ہے تاہم اپنے غفور رحیم خدا کی رحمتِ بے پایاں اور غفاری سے بھاری اُمید ہے کہ میری رُوحانی اور جسمانی کمزوریوں سے درگزر فرماتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق بخشے گا۔ اور آپ سب خدام بھائیوں کے حق میں بھی میری عاجزانہ دُعا یہی ہے کہ خدمت کے جس مقام پر بھی آپ فائز ہوں، محض خادم ہوں یا زعیم یا قائد یا منتظم یا ناظم یا مہتمم اللہ تعالیٰ کی نُصرتیں اور رحمتیں دائم آپ کے شاملِ حال رہیں اور بے ریا و خالصۃً للہ خدمت دین کی توفیق آپ کو نصیب ہو۔ یاد رکھیں کہ یہ مختلف عہدے تو محض انتظامی سہولتوں کی خاطر قائم کئے گئے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی افضل اور اعلیٰ اور عزت سے یاد کئے جانے کے لائق ہے جو اپنی تمام طاقتیں اخلاص کی طشتری میں سجا کر اپنے ربّ کے حضور پیش کر دیتا ہے پھر خواہ اُسے اذنِ خدمت ملے یا نہ ملے وہ اپنے ربّ کی نگاہ میں حقیقی معنوں میں خادم کہلانے کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ غرضیکہ جہاں تک روحانی مقام اور قربِ الٰہی کا تعلق ہے کوئی نہیں جانتا کہ صدر بہتر ہے یا ایک بے عہدہ خادم جو محض خدمت کے انتظار میں کھڑا ہے۔

پس اپنے لئے بھی اور جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے بھی میری یہ عاجزانہ بلکتی ہوئی دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان "عہدوں" کے (کہ جو دراصل خدمت ہی کے مختلف نام ہیں) حقوق ادا کرنے کی توفیق بخشے اور اپنے فضل و کرم سے ایسے کام کرنے کی توفیق بخشے جو خود اُس کی نگاہ میں پسندیدہ ہوں۔

آخر پر اپنے جملہ خدام بھائیوں کو اپنے آقا و مولا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ زندگی بخش پیغام دے کر اس پیغام کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں اس بے مثل رسول پر کہ مختصر، سادہ

اور عام فہم الفاظ میں حکمت کے خزانے لٹا دیئے :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَ اَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَ شَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ "رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. وَ فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ: سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَ رُوْحُوْا وَ شَیْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، اَلْقَصْدَ اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوْا"

یعنی - حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی کہ آپ نے فرمایا :-

یقیناً دین آسان ہے اور جو بزور دین پر غالب آنے کی کوشش کرے گا دین اس پر ضرور غالب آجائے گا - (یعنی کسی میں یہ طاقت نہیں کہ زورِ عمل سے دین کے تمام حقوق ادا کر دے) پس میانہ روی اختیار کرو اور حسبِ استطاعت عمل پیرا رہو اور (اس خوشخبری سے) خوش ہو جاؤ - اور (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگتے رہو - کچھ صبح کے وقت، کچھ شام کو، اور کچھ رات کے وقت !"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی پیارے ارشاد کے مطابق خدمتِ دین کا سفر طے کرنے کی توفیق بخشے - خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے کچھ صبح، کچھ شام کو، کچھ رات کے وقت حسبِ استطاعت میانہ روی کے ساتھ ! آمین ؛

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ

ربوہ - یکم نومبر ۱۹۶۶ء

وقفِ جدید کے لئے پچاس ہزار روپیہ جمع کریں

اطفال الاحمدیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اپیل

نوٹ:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں احمدی بچوں سے جو ولولہ انگیز خطاب فرمایا ہے اس کا متعلقہ اقتباس افادۂ عام کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ خدا کے فضل سے ہزاروں اطفال نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کر چندہ کے وعدے پیش کئے ہیں لیکن ابھی بہت سے بچے اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے اسلئے جملہ مجالس کے اطفال کو چاہیئے کہ وہ حضور کے اس خطبہ کی وسیع پیمانے پر اشاعت کریں اور سب اطفال کو اس مبارک تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ قائدین خدام الاحمدیہ اور اسی طرح اطفال الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ حضور کے ان ارشادات کو بار بار اطفال کے سامنے لائیں تا اطفال الاحمدیہ حضور کے ارشادات کے پیش نظر اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے میں پوری کوشش اور جدوجہد سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔ والسلام

(رفیق احمد ثاقب مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"..... گزشتہ سال مجلس شوریٰ کے موقع پر وقفِ جدید کا بجٹ ایک لاکھ ستر ہزار روپے کا منظور ہوا تھا لیکن اس وقت تک دفتر وقفِ جدید میں جو وعدے وصول ہوئے ہیں وہ صرف ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کے قریب کے ہیں یعنی وقفِ جدید کے منظور شدہ بجٹ کے مطابق بھی ابھی وعدے موصول نہیں ہوئے ...... اور اس کے مقابلہ میں اس وقت تک صرف پچانوے ہزار روپے کی وصولی ہوئی ہے حالانکہ سال رواں میں وقفِ جدید کے لئے ہمیں دو لاکھ یا اس سے زیادہ روپے کی ضرورت ہے۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک لاکھ ستر ہزار روپے میں ہمارا کام نہیں چلے گا۔ ہمیں کم از کم دو لاکھ سوا دو لاکھ

روپے کی ضرورت ہوگی اور اس قدر رقم ہمیں ملنی چاہیئے تا وہ عظیم اور نہایت ہی ضروری اور مفید کام جو وقفِ جدید کے سپرد کیا گیا ہے کما حقہٗ پورا کیا جا سکے .....

..... مَیں آج

احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں

کہ اے خدا اور اس کے رسولؐ کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو۔ اور اس کمزوری کو دُور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔

کل سے مَیں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں۔ وہ اپنے باپوں، اپنے بھائیوں، اپنے خاوندوں، اپنے دوسرے رشتہ داروں یا دوسرے احمدی بھائیوں کو اس بات سے محروم کر دیتی ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر میں مالی قربانی کر کے ثواب حاصل کر سکیں، اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھا لیں لیکن چونکہ سال کا بڑا حصہ گزر چکا ہے اور مجھے ابھی اطفال الاحمدیہ کے صحیح اعداد و شمار بھی معلوم نہیں اس لئے مَیں نے سوچا کہ آج میں اطفال الاحمدیہ سے صرف یہ اپیل کروں کہ اس تحریک میں جتنے روپے کی ضرورت تھی اس میں تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں جو کمی رہ گئی ہے اس کا بار تم اُٹھا لو اور **پچاس ہزار روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کرو۔**

یہ صحیح ہے کہ بہت سے خاندان ایسے بھی ہیں جن کے بچوں کو مہینہ میں ایک دو آنے سے زیادہ رقم نہیں ملتی لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ہماری جماعت میں ہزاروں خاندان ایسے بھی ہیں جن کے بچے کم و بیش آٹھ آنے ماہوار یا شاید اس سے بھی زیادہ رقم ضائع کر دیتے ہیں۔ چھوٹا بچہ شوق سے پیسے لے لیتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی قیمت کیا ہے۔ وہ پیسے مانگتا ہے اور اس کی ماں یا اس کا باپ اس کے ہاتھ میں پیسہ، آنہ، دونی یا چونی دے دیتا ہے اور پھر وہ بچہ اسے کہیں پھینک کر ضائع کر دیتا ہے اگر مائیں ایسے چھوٹے بچوں کو وقتی خوشی کے سامان بہم پہنچانے کے لئے پیسہ، آنہ، دونی یا چونی دے دیں اور پھر انہیں ثواب پہنچانے کی خاطر تھوڑی دیر کے بعد ان سے وہی پیسہ، آنہ، دونی یا چونی وصول کر کے وقفِ جدید میں دیں اور اس طرح ان کے لئے ابدی خوشیوں کے حصول کے سامان پیدا کر دیں تو وہ بڑی ہی اچھی مائیں ہوں گی اپنی اولاد کے حق میں لیکن یہ تو چھوٹے بچے ہیں جو اپنی عمر کے لحاظ سے ابھی اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوئے۔ وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں یعنی ان کی عمریں سات سے پندرہ سال تک کی ہیں اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقفِ جدید میں

دیں تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں کوئی ایسا بار نہیں پڑے گا کہ وہ بھوکے رہنے لگ جائیں۔

رہے وہ غریب خاندان جن کے دلوں میں نیکی کرنے اور ثواب کمانے کی خواہش پیدا ہو لیکن ان کی مالی حالت ایسی نہ ہو کہ ان کا ہر بچہ اس تحریک میں ایک اٹھنی ماہوار دے سکے تو ان لوگوں کی خواہش کے مدنظر ان کے لئے یہ سہولت پیش کر دیتا ہوں کہ ایسے خاندان کے سارے بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں۔ اس طرح اس خاندان کے سارے بھائی اور بہنیں ثواب میں شریک ہو جائیں گی۔ لیکن یہ رعایت صرف اُن خاندانوں کے لئے ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں لیکن باطنی اور ایمانی لحاظ سے دل روشن اور مضبوط ہیں اور ان کے بچوں کے دلوں میں یہ خواہش ہے کہ کاش ہماری مالی حالت ایسی ہوتی کہ ہم میں سے ہر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دے سکتا اور ہم ثواب سے محروم نہ رہتے۔ ان کی ایسی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے یہ سہولت دی ہے کہ وہ سب بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار اس تحریک میں دیں۔

اب سال کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے اگر احمدی بچے اس موقعہ پر پچاس ہزار روپیہ پیش کر دیں تو وہ دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔ اور اس طرح ہماری وہ ضرورت پوری ہو جائے گی جو اس وقت اعلائے کلمۃ اللہ اور جماعت کی مضبوطی، اس کی تربیت اور تعلیم کے نظام کو مستحکم کرنے کے لئے ہمارے سامنے ہے اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لئے ان کی نماز کی بلوغت سے پہلے نماز پڑھانے کی ہمیں تلقین کی ہے اسی طرح ان مالی قربانیوں کے لئے۔ جو فرض کے طور پر ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اس فرض کے عائد ہونے سے پہلے ہمارے بچوں کی تربیت ہو جائے گی۔ اور جب وہ فرض ان پر عائد ہو گا تو وہ خوشی اور بشاشت سے مالی جہاد میں شامل ہوں گے اور اس فرض کے ادا کرنے میں وہ کمزوری نہ دکھائیں گے کیونکہ اُن کی طبیعتوں میں بچپن سے ہی یہ بات راسخ ہو چکی ہو گی کہ جہاں ہم نے خدا اور رسولؐ کے لئے دوسری قربانیاں کرنی ہیں وہاں ہم نے خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے مالی قربانیاں بھی دینی ہیں۔

غرض ایک بچہ جب اٹھنی دے رہا ہوگا یا جب بعض خاندانوں کے سب بچے باہم مل کر ایک اٹھنی ماہوار وقفِ جدید میں دے رہے ہوں گے تو یہ ایک لحاظ سے ان کی تربیت ہو گی۔ اس طرح ہم اُن کے ذہن میں یہ بات بھی راسخ کر رہے ہوں گے کہ جب خدا تعالیٰ کسی کو مال دیتا ہے تو وہ مال جو اسی کی عطا ہے بشاشت سے اُسی کی طرف لوٹا دینا اور اس کے بدلہ میں ثواب اور اس کی رضا حاصل کرنا اس سے زیادہ اچھا سودا دنیا میں اور کوئی نہیں۔

پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق وصفا کے ذریعہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب کو حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔" (آمین)

(الفضل ۱۲؍ اکتوبر ۶۶ء خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍ اکتوبر ۶۶ء)

خالدِ احمدیّت حضرت مولانا جلال الدّین صاحب شمس رضی اللہ عنہ

خالدِ احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس سنہ ۱۹۰۱ء میں حضرت میاں امام الدین صاحبؓ کے ہاں سیکھواں ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ انہیں حضورؑ سے اس حد تک محبت و عشق تھا کہ اشتہار جلسہ الوداع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے اور اُن کے بھائیوں کے بارہ میں تحریر فرمایا:۔

"حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح
جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے
ہیں اور دین کو آخرت پر مقدم کیا
جیسا کہ بیعت میں شرط تھی"

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس بچپن میں ہی اپنے والدین کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضورؑ سے برکت حاصل کرتے۔

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے گاؤں سیکھواں میں ہی حاصل کی۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں قادیان آکر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ جہاں سے آپ نے سنہ ۱۹۱۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں تین سال کی خصوصی تعلیم و تربیت کے بعد مبلغین کلاس کا امتحان پاس کیا۔ آپ کو خلافتِ اولیٰ کے عہد میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا درس قرآن سُننے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت قاضی امیر حسین صاحبؓ، حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحبؓ، حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور حضرت پیر محمد اسحٰق صاحب رضوان اللہ عنہم جیسے پاک وجودوں سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ ان مقدس اور پاک وجودوں کے فیضِ صحبت نے آپ کو حقیقی معنوں میں شمس بنا دیا۔

سنہ ۱۹۱۸ء میں آپ نے اپنے زمانہ طالبعلمی سے ہی علمی مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور ساتھ ہی مناظروں میں بھی حصہ لینے لگے تھے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں آپ نے مسادچور میں مشہور مناظرہ کیا جس میں آپ کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۹۲۳ء میں مبلغین کلاس پاس کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ ہدایت ملکانہ کے فتنۂ ارتداد کے دُور کرنے کے لئے متعلقہ علاقہ میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے ڈیڑھ سال

تک بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔

۱۹۲۴ء میں جب سلسلہ احمدیہ کے قدیم اخبار الحکم کے ایڈیٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفرِ انگلستان میں جانے کا فیصلہ ہوا تو آپ کو ملکانہ سے واپس بلا کر حضرت عرفانی صاحب کی جگہ الحکم کا ایڈیٹر بنا دیا گیا۔

آپ کی محنت، علمی مشاغل اور زورِ بیان کو دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو ۲۷ جون ۱۹۲۵ء میں عرب ممالک میں بطور مبلغ احمدیت بھجوایا۔

آپ ۱۷ جولائی ۱۹۲۵ء کو دمشق پہنچے۔

آپ کے ساتھ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بھی تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے حضرت شاہ صاحب کی معیت میں وہاں پہنچتے ہی تبلیغ اسلام کا کام شروع کر دیا اور اپریل ۱۹۲۶ء میں آپ نے دمشق میں ایک مخلص جماعت قائم فرما دی۔

۱۹۲۷ء میں آپ نے اپنے قیامِ دمشق کے دوران ڈنمارک کے مشہور پادری الفریڈ نلسن سے تحریری مناظرہ کیا۔ پادری صاحب مذکور بیس سال سے شام کے علاقہ میں عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف تھے اور ملک شام کے تمام عیسائی مشنوں کے انچارج تھے۔ مناظرہ کا موضوع یہ تھا کہ "کیا فی الواقعہ حضرت مسیح ناصریؑ صلیب پر فوت ہوئے؟" اس مناظرہ کے محرک سید منیر الحصنی تھے۔ آپ حضرت مولانا کے دلائل سے اس قدر متاثر ہوئے کہ احمدیت سے وابستہ ہو گئے اور اپنے اخلاص اور نیکی میں اس قدر ترقی کی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو شام کی جماعت کا امیر اور مبلغ بنا دیا۔

عیسائیت کے خلاف مباحثات و مناظروں کے علاوہ آپ نے علماء و مشائخ کا بھی مقابلہ فرمایا۔ چنانچہ دمشق اور فلسطین کے قیام کے دوران کئی کتابیں اور پمفلٹ مشائخ و علماء کے غلط عقائد کی تردید میں لکھے۔ بڑی بڑی کتابوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

میزان الاقوال، توضیح المرام فی الرد علیٰ علماء حمص وطرابلس الشام، دلیل المسلمین فی الرد علیٰ فتاوی المفتیین، جوهر الکلام۔ العجب العجائب فی نفی الاناجیل لموت المسیح، الفوز المبین، الحق ابلج والباطل یلجلج، حکمۃ الصیام۔

ان کے علاوہ تردیدِ بہائیت پر تنویر الالباب نامی کتاب تالیف فرمائی اور صداقتِ احمدیت پر نداءِ عام کے نام سے ایک کتاب لکھی۔

آپ نے اپنی کتاب "میزان الاقوال" میں تمام علماء و مشائخ کو چیلنج کیا کہ اگر ان میں ہمت ہے تو اس کا رد لکھیں۔ اس کتاب میں بیس سے زائد سوالات نزولِ مسیح اور ظہورِ دجال کے متعلق تھے۔ آپ نے علماء سے مطالبہ کیا کہ ان کے معتقدات کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث میں تناقض لازم آتا ہے۔ نیز خود ان کے بعض عقائد بعض سے

ٹکراتے ہیں کیونکہ وہ ظاہری الفاظ سے تمسک کرتے
اور حقیقی معنوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس کا
جواب انہوں نے وہی دیا جو ہمیشہ مخالفین حق
راستبازوں کو دیا کرتے ہیں یعنی بجائے دلائل کا مقابلہ
دلائل ہی سے کرنے کے انہوں نے شمس صاحبؓ کے
قتل کی سازش کی اور رات کی تاریکی میں ان پر خنجر سے
حملہ کر کے انہیں سخت زخمی کر دیا۔ یہ سانحہ دسمبر ۱۹۲۷ء
میں دمشق میں پیش آیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے
فضل و کرم سے آپ کو صحت عطا فرمائی اور اس کے
بعد ایک لمبے عرصہ تک خدمتِ اسلام کی توفیق بخشی۔

جب علماء نے دیکھا کہ اس سخت جان پر ہمارے
قاتلانہ حملہ کا بھی اثر نہیں ہوا تو انہوں نے فرانسیسی
حکومت کو آپ کے خلاف بھڑکایا۔ چنانچہ ۹ر مارچ
سنہ ۱۹۲۸ء کو حکومت کی طرف سے آپ کو نوٹس ملا کہ
آپ شام کا ملک چھوڑ دیں۔ چنانچہ آپ حضرت
امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد
کے مطابق فلسطین کی بندرگاہ حیفا تشریف لے آئے
اور فلسطین مشن کی بنیاد رکھی۔ ابتداء میں یہاں بھی
آپ کی سخت مخالفت ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے
آپ کو اس ملک میں مخلص جماعت قائم کرنے کی توفیق
عطا فرمائی۔

قیام فلسطین کے دوران آپ نے یہاں
کے علماء و مشائخ سے متعدد مباحثات کئے۔

۳ر جون سنہ ۱۹۲۸ء کو آپ بعض دوستوں کی
معیت میں سیر کی غرض سے (کبابیر کے نیچے واقع)
وادی السیاح میں پہنچے جہاں آپ کی ملاقات
الحاج محمد المغربی الطرابلسی سے ہوئی۔ وہیں آپ
آپ کو معلوم ہوا کہ یہ بزرگ ۳۲ سال سے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا چکے ہیں اور ان
کے ایمان لانے کا باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی بعض تالیفات تھیں۔ یہ بزرگ اپنا ایمان چھپائے
ہوئے تھے مگر اب انہوں نے اعلانیہ اپنے
شاگردوں سمیت احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان
کر دیا۔

اپریل سنہ ۱۹۳۱ء میں آپ کو کبابیر میں "جامع
سیدنا محمود" کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی جو بلادِ
عربیہ میں پہلی احمدیہ مسجد ہے۔

سنہ ۱۹۳۱ء میں آپ واپس قادیان تشریف
لائے اور چھ سال تک قادیان میں مختلف عہدوں پر
سلسلہ کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سنہ ۱۹۳۱ء میں فلسطین سے آپ کی واپسی پر لجنہ
اماء اللہ قادیان نے آپ کے اعزاز میں جلسے کی
دعوت دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ
پر حضورؓ نے حضرت مولوی صاحب مرحوم کی خدمات
کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی یہ بہت بڑی عنایت
ہے کہ ہمارے کام کرنے والے
لوگ کام سے تھکتے نہیں۔ ایک
شخص چھ سال کا لمبا عرصہ اپنے

وطن سے دور اور سمندر پار رہا ہو
وہ امید کر سکتا ہے کہ واپسی پر اسے
اپنے رشتہ داروں کے پاس
رہنے اور آرام کرنے کا موقعہ دیا
جائے مگر یہ مردوں اور عورتوں کیلئے
تعجب کی بات ہوگی کہ مولوی صاحب
جب سے آئے ہیں کل صرف چند
گھنٹوں کے لئے اپنے وطن گئے
کیونکہ آتے ہی انہیں کام پر لگا دیا
گیا۔ ممبرات لجنہ اور دوسرے
دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان
کے اخلاص میں برکت دے۔"

سنہ ۱۹۳۱ء سے سنہ ۱۹۳۶ء تک آپ قادیان میں
مختلف خدمات پر مامور رہے۔ فروری سنہ ۱۹۳۶ء
میں آپ کو انگلستان میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام
دینے کے لئے بھجوایا گیا جہاں آپ نے گیارہ برس
تک لنڈن مسجد کے امام کی حیثیت سے انتہائی
محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ یہیں سے
آپ نے مختلف بادشاہوں کو تبلیغی خطوط
لکھے اور ہائیڈ پارک میں تقاریر اور مناظروں
کا سلسلہ شروع کیا۔ گیارہ سال کا یہ طویل عرصہ
جو جنگ کی وجہ سے بہت مہیب اور خوفناک بھی
تھا آپ نے اپنے امام کے حکم کے ماتحت انتہائی
صبر اور بہادری سے گزارا۔ اور بمباری کے
دوران بڑے سکون کے ساتھ مسجد میں اپنے دینی
کام میں مشغول رہے۔ اسی دوران میں آپ نے
Islam اور Where did
Jesus die کے نام سے دو کتب تالیف کیں۔
مؤخر الذکر کتاب کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں ——
علاوہ ازیں فرنچ اور ڈچ تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔
یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈچ ترجمہ ہالینڈ کی ایک عیسائی
فرم نے شائع کیا ہے۔ ملیالم زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔
اسی طرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس
خواہش کو بھی وہاں پورا کیا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام
کی قبر کے متعلق ایک لاکھ کی تعداد میں اشتہار شائع
کیا جائے۔

اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء میں آپ انگلستان سے
واپس قادیان تشریف لائے۔ واپسی پر حضرت امیرالمومنین
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو تحریک جدید
صدر اور وکیل التبشیر کے مناصب تفویض فرمائے۔
قادیان سے ہجرت کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا
عزیز احمد صاحب کے قادیان سے پاکستان آجانے کے
بعد آخری قافلے کی آمد تک قادیان میں محصور لوگوں
کی قیادت کرنے کی سعادت بھی آپ کے حصہ میں
آئی۔

قیام پاکستان کے بعد ڈیڑھ سال تک
ناظر اعلیٰ کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ ہی
کے زمانہ میں ربوہ کی آبادی کا افتتاح ہوا اور آپ
ہی کی تجویز پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی
رضی اللہ عنہ نے جماعت احمدیہ کے مرکز ثانی کا نام

ربوہ رکھنا منظور فرمایا۔ وفات کے وقت ناظر اصلاح وارشاد کے طور پر کام کر رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران خطبات جمعہ وعیدین پڑھانے کی سعادت بھی آپ کو نصیب ہوتی رہی۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر کا کام بھی انتہائی محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے رہے اور آپ کی نگرانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب روحانی خزائن کے نام سے نیز ملفوظات کی کئی جلدیں اور دیگر کتب سلسلہ شائع ہوئیں۔ اور اسی طرح الشرکۃ الاسلامیہ کی جملہ نگرانی کا کام "ضیاء الاسلام پریس سمیت" آپ ہی کے سپرد تھا۔ ۱۹۵۶ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو خالد کے خطاب سے نوازا۔

حضرت مولانا شمس صاحبؓ کی وفات بہت بڑا جماعتی سانحہ ہے ہمیں جو اپنے آپ کو خدام الاحمدیہ کہتے ہیں ہمیشہ اس امر کے لئے تیار رہنا چاہیئے کہ ہم اپنے جانے والوں کی جگہ لینے کے لئے اپنے اندر اہلیت و قابلیت پیدا کریں۔ اس موقعہ پر میں خدام کی توجہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ان قیمتی نصائح کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جو آپ نے ایسے ہی جماعتی صدمہ کے موقعہ پر نوجوانوں کو فرمائی تھیں۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

(۱) "یہ زندگی عارضی ہے اور ہر انسان نے بہرحال جلد یا بدیر مرنا ہے مگر ترقی کرنے والی جماعتوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ جب ان میں سے کوئی فرد وفات پاتا ہے تو وہ اس کی جگہ لینے کے لئے (نام کی جگہ نہیں بلکہ حقیقی قائم مقامی کے لئے) اس کام کے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جماعت کا اس موقعہ پر اولین فرض ہے کہ وہ اس ترقی کے مقام میں ہرگز کمی نہ آنے دیں جس پر وہ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہنچ چکی ہے۔"

(۲) "میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں۔ اور اپنے دل میں ایسا عشق اور خدمتِ دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو بلکہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل جماعت کی آخرت اس کی اوّل سے

بھی بہتر ہو۔"

اے خدام احمدیت! اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس نیک ہستی کے کارہائے نمایاں کو زندہ رکھیں اور اپنے نیک اعمال سے ان کی آبیاری کریں۔ ہماری ذات آسمانِ احمدیت کے لئے چمک اور جگمگاہٹ کا باعث ہو، ہماری چمک بڑھتی رہے تا آسمانِ احمدیت کا حسن قائم رہے اور روحانیت کی پیاسی روحیں ہمارے اعمال کو دیکھ کر اپنی روحانی پیاس بجھائیں اور ہم میں ہزاروں ایسے شمس پیدا ہوں جو آسمانِ احمدیت پر طلوع ہوں، خدا کی محبت ہمیں حاصل ہو، اسلام کا درد ہر درد سے سوا ہو، دنیا کی محبت ہمیں آخرت سے غافل نہ کر دے، ہم ہوں اور خدا کی رضا ہو اور رسول ؐ کی محبت ہو اور اسلام کا درد ہو۔

(محمد شفیق قیصر)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے سال ۶۶-۶۷ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی منظوری سے مندرجہ ذیل برادران کو مجلس عاملہ مرکزیہ میں شامل کیا گیا ہے۔ انکے شعبہ جات انکے اسماء کے سامنے درج ہیں۔

اللہ تعالیٰ جہاں مجلس عاملہ کو اپنے اوپر عائد ہونیوالے تمام حقوق اور فرائض ادا کرنیکی توفیق بخشے وہاں جملہ خدام بھائیوں کو بھی مجلس کے تمام عہدیداران سے مخلص بنتے ہوئے پورا پورا تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

مرزا طاہر احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر۔ نائب صدر

۲۔ " قریشی نور الحق صاحب تنویر۔ معتمد

۳۔ " محمود احمد صاحب بی ٹی۔ مہتمم اصلاح و ارشاد

۴۔ " جمیل الرحمٰن صاحب رفیق۔ " تعلیم

۵۔ " پروفیسر حمید اللہ صاحب۔ " عمومی و تجنید

۶۔ " رشید احمد صاحب ثاقب۔ " اطفال

۷۔ " صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ " مجالس بیرون

۸۔ " سمیع اللہ صاحب سیال۔ " مال

۹۔ " محمد شفیق صاحب قیصر۔ " اشاعت

۱۰۔ " پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر۔ " وقار عمل

(باقی صفحہ کالم پر)

۱۱۔ مکرم عبد الرزاق صاحب۔ مہتمم صحت جسمانی

۱۲۔ " لئیق احمد صاحب طاہر۔ " تربیت

۱۳۔ " عبد الشکور صاحب اسلم۔ " خدمت خلق

۱۴۔ " پروفیسر قاضی مبارک احمد صاحب انصاری۔ " صنعت و تجارت

۱۵۔ " عطاء المجیب صاحب راشد۔ " مقامی

۱۶۔ " مبارک مصلح الدین صاحب۔ " تحریک جدید

۱۷۔ " پروفیسر عبد الرشید صاحب غنی۔ محاسب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

عطاء المجیب راشد ایم۔اے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع ۲۱، ۲۲، اور ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کو میدان دار البرکات ربوہ میں انعقاد پذیر ہوا۔ اس اجتماع کے مختصر کوائف پیش ہیں۔

اہمیت:-

یہ اجتماع کئی وجوہ سے سابقہ اجتماعات سے ممتاز ہے۔ یہ فخر اپنی ذات میں کچھ کم نہیں ہے کہ یہ اجتماع خلافتِ ثالثہ کے بابرکت دور کا سب سے پہلا خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ہے۔ پھر ہمیں یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے علالت کے باوجود افتتاحی اور اختتامی اجلاسوں سے خطاب فرمایا۔ کئی سالوں کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ خلیفۂ وقت نے خدام کے سالانہ اجتماع سے خطاب فرمایا۔ یہ امر بھی اس سالانہ اجتماع کی اہمیت واضح کرتا ہے کہ امسال گزشتہ چھ سالوں یعنی ۱۹۶۰ء کے بعد پہلی بار خدام نے مقام اجتماع پر خیمے نصب کئے اور تین روز انہی خیموں میں بسر کئے اور خالص مجاہدانہ زندگی میں اپنے اوقات کو بسر کیا۔ ہمارے اس سالانہ اجتماع کو یہ اہمیت بھی حاصل ہے کہ یہ اجتماع حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے کامیاب اور تاریخی عہدِ صدارت کا آخری اجتماع تھا۔ الغرض ان متعدد وجوہ سے یہ اجتماع ایک نمایاں شان اور اہمیت کا حامل تھا۔

مقام اجتماع کی تیاری اور انتظامات:-

اجتماع کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان کافی عرصہ قبل الفضل اور خالد میں کر دیا گیا تھا۔ اس طرح مرکزی طور پر اجتماع کے جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی بھی تیاری شروع کر دی گئی۔ مجلس مرکزیہ کے ایک اجلاس میں قریباً تمام مہتممین کرام کے سپرد ایک ایک شعبہ کر دیا گیا۔ گزشتہ سالوں کے تجربات اور سکیم کی روشنی میں نئی تجاویز مرتب کی گئیں اور ان کے مطابق کام شروع کر دیا گیا۔ تمام شعبے پوری مستعدی سے سرگرم عمل رہے۔ اجتماع سے ایک دو روز قبل انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔

مقام اجتماع کی تیاری کا کام کافی مشکل ہوتا ہے لیکن

مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر اور مکرم قاضی مبارک احمد صاحب (سابق مبلغ ٹوگولینڈ) کی انتھک محنت سے اس راہ کے سب مشکل مراحل طے ہو گئے۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب نے مقامِ اجتماع میں بجلی و روشنی بہم پہنچانے کا نہایت خوش اسلوبی سے انتظام کیا۔ ربوہ کے خدام نے بھی مقامِ اجتماع کی تیاری میں بڑا حصہ لیا۔ کئی روز وقارِ عمل کیا گیا۔ ۲۱ر اکتوبر کو جمعہ کے وقت تک مقامِ اجتماع ہر لحاظ سے تیار تھا اور خدام کے خیمہ جات لگ چکے تھے۔ خدام رات کو اپنے اپنے خیموں میں سوتے تھے۔ کھانے کے لئے مقامِ اجتماع میں ہی ایک لنگر قائم کر دیا گیا تھا جس سے تمام خدام ایک خاص نظام سے کھانا حاصل کرتے تھے۔ کھانے کی تیاری و سپلائی کے انتظامات مکرم پروفیسر حمید اللہ صاحب و پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب کے سپرد تھے اور حفاظت وغیرہ کے نگران مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب تھے۔ دفتر اندرون مکرم میر محمود احمد صاحب اور دفتر بیرون مکرم عبدالشکور صاحب اسلم کی نگرانی میں کام کر رہا تھا۔ منتظم اوقات و سٹیج و پنڈال مکرم محمد شفیق صاحب قیصر اور منتظم شوریٰ و دفتر مرکزیہ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب تھے۔ اجتماع کے افتتاح سے قبل محترم صدر مجلس نے تمام شعبہ جات اور جملہ انتظامات اور خیمہ جات کا معائنہ فرمایا۔

افتتاح :-

مورخہ ۲۱ر اکتوبر نمازِ جمعہ کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ محترم صدر مجلس و دیگر عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کا استقبال کیا اور پُرجوش نعروں کے جلو میں آپ کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوتِ کلامِ پاک سے شروع ہوئی جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر شاہد نے کی۔ عہد دہرانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مختصر مگر جامع خطاب سے سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ آج میری تقریر کا موضوع یہ ہے کہ ”باتیں کرنے کا وقت گزر گیا آؤ اب ہم کچھ کام کریں“۔ حضور نے اپنے خطاب میں اس موضوع کے پہلے حصہ کی وضاحت فرمائی (مکمل خطاب الفضل میں شائع ہو رہا ہے) خطاب کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔ پروگرام کے مطابق اطفال الاحمدیہ نے ایک تنظیم کے تحت اپنے مرکزی مہتمم مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب کی زیرِ قیادت اس اجلاس میں شرکت کی۔

دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا ماحول :-

اجتماع کے یہ تین دن خدام نے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں بسر کئے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق ان مبارک گھڑیوں سے فائدہ اٹھایا۔ ۲۲ر اور ۲۳ر اکتوبر کو علی الصبح چار بجے قریباً تمام خدام نے مقامِ اجتماع میں نمازِ تہجد ادا کی اور بڑے الحاح سے دعائیں کیں۔ یہ نظارہ بڑا روح پرور تھا۔ نمازِ تہجد کے علاوہ باقی سب نمازیں باجماعت ادا کی جاتی تھیں۔ اجتماع کے پروگرام میں قرآن مجید کی تلاوت بھی شامل تھی چنانچہ خدام اپنے اپنے خیموں میں تلاوت کرتے رہے۔ اسی طرح رات کو سونے سے قبل خدام کو دعاؤں اور خاص طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تلقین کی جاتی رہی۔

درسوں کا سلسلہ:-

اجتماع کے دوران دیگر پروگراموں کے پہلو بہ پہلو درسوں کا مفید اور بابرکت سلسلہ بھی جاری رہا۔ اجتماع کے ان تین ایام میں حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے تین مرتبہ قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے سورہ الحمد اور سورہ القیامۃ کے معارف بیان فرمائے۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ابتدائی دو روز نماز مغرب کے بعد احادیث نبویہ کا درس دیا جو محبت و عقیدت کے جذبات سے لبریز تھا۔ آخری روز مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر اور مکرم مولوی مبارک احمد جمیلی صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات کا درس دیا۔

ذکرِ حبیبؑ:-

اجتماع کا ایک ایمان افروز پروگرام ذکرِ حبیبؑ کا سلسلہ تھا۔ امسال اس اجلاس میں جو صدرِ مجلس کی زیرِ صدارت ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ نے اپنے چند واقعات سنائے جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک صحبت میں پیش آئے۔ ان واقعات کو سن کر خدام نے بمطابق ارشادِ نبویؐ "اِجلِس بنا نؤمن ساعۃ" اپنے ایمانوں کو تازہ کیا۔

علمی مقابلے:-

ہمارے سالانہ اجتماع میں دو قسم کے مقابلے ہوتے ہیں ایک علمی اور دوسرے ورزشی۔ امسال علمی مقابلوں کے سلسلہ میں حفظِ قرآن مجید، مطالعہ حدیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ترجمہ و تفسیر قرآن مجید، تقاریر، مضمون نویسی، مشاہدہ و معائنہ، پیغام رسانی، نظم، بلند آواز اور عام معلومات کے مقابلے ہوتے۔ ان سب مقابلوں کے لئے علمی قابلیت کے لحاظ سے تین الگ الگ معیار مقرر تھے۔ خدام نے ان مقابلوں میں کافی تعداد میں حصہ لیا۔ امتیاز حاصل کرنیوالے خدام کو انعامات دیئے گئے۔ علمی مقابلوں کا اہتمام مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر کے سپرد تھا جنہوں نے اس ذمہ داری کو بطریق احسن نبھایا۔

ورزشی مقابلے:-

علمی مقابلوں کے ساتھ ساتھ خدام نے ورزشی مقابلوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس سال انفرادی ورزشی مقابلوں میں ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر اور ۴۰۰ میٹر کی دوڑیں لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، وزن اٹھانا، کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا اور نیزہ پھینکنا شامل تھے۔ اسکے علاوہ اجتماعی مقابلوں کے سلسلہ میں کبڈی، والی بال اور فٹبال کے میچ ہوئے ان تمام مقابلوں میں بڑے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا گیا اور اسلامی اخلاق کا نمونہ دکھایا گیا۔ کھیلوں کا تمام انتظام محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے سپرد تھا۔ اجتماع میں شامل ہونیوالے سب خدام کیلئے اجتماعی ورزش کا بھی پروگرام تھا۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نماز فجر اور درس کے بعد خدام کو اجتماعی طور پر ورزش کرنے کی تربیت دیتے رہے۔

علمی پرچہ جات :-

اجتماع کے دوران خدام کا علمی معیار معلوم کرنے کے لئے نیز انکو اضافۂ علم کی تربیت دینے کے لئے تین مختلف پرچہ جات لئے گئے۔ ایک پرچہ تو قرآن مجید کے بارہ میں عام معلومات اور ترجمہ کے سوالات پر مشتمل تھا، دوسرا عام دینی معلومات اور تیسرا بعض دلچسپ ذہنی سوالات پر مشتمل تھا۔ ان تینوں پرچوں میں سب خدام کی حاضری لازمی تھی۔

تلقینِ عمل :-

اجتماع کے دوران تلقینِ عمل کا پروگرام دو مرتبہ ہوا۔ پہلا اجلاس اجتماع کے دوسرے روز رات پونے آٹھ بجے منعقد ہوا جسمیں حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ آپنے اپنے مخصوص انداز میں خدام پر اس پروگرام کی اہمیت واضح فرمائی اور بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے کل کے افتتاحی خطاب کے مطابق اب باتیں کرنیکا وقت گزر گیا ہے اب ہمیں کام کرنا چاہیئے۔ آپنے فرمایا کہ تلقینِ عمل کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ خود اپنے آپکو تلقینِ عمل کریں کیونکہ عمل کا تعلق ہر شخص سے الگ الگ ہے۔ خطاب جاری رکھتے ہوئے آپنے خدام کو خاص طور پر اپنے اندر تنظیم، اطاعت اور ضبطِ نفس کے اوصاف پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپنے حضرت ابو دجانہؓ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اپنے اندر احکامِ الٰہی کی پابندی اور ضبطِ نفس کا ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر نمونہ پیدا کرنا چاہیئے۔ آپ کا یہ خطاب حد درجہ مؤثر تھا۔

تلقینِ عمل کا دوسرا اجلاس اجتماع کے آخری روز ہوا۔ اسمیں محترم نائب صدر صاحب اور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے علاوہ مکرم مہتمم صاحب صنعت و تجارت، تربیت، اصلاح و ارشاد، اشاعت، تحریک جدید، تعلیم اور خدمتِ خلق نے اپنے اپنے شعبہ کے بارہ میں خدام کو مفید ہدایات دیں۔

ایک مفید علمی مجلس :-

سالانہ اجتماع کا ایک بہت ہی اہم اور معلوماتی اجلاس علمی و مذہبی سوالات کے جوابات کی نشست تھی۔ دوسرے روز رات سوا نو بجے اس مجلس کا آغاز ہوا۔ سوالات کا جواب دینے والوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور محترم میر محمود احمد صاحب ناصر شامل تھے۔ یہ نشست ہر سننے والے کے لئے بیحد مفید اور ازدیادِ علم کا موجب ہوئی۔

مجلس شوریٰ :-

اجتماع کے دوران حسبِ معمول شوریٰ کے اجلاس منعقد ہوئے۔ اسکے لئے ایجنڈا طبع کروا کے بھجوایا جا چکا تھا۔ امسال شوریٰ میں مختلف مجالس کے ۲۲۷ نمائندگان شامل ہوئے اور شوریٰ کے کُل تین اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس دعا سے شروع ہوئے اور دعا پر ہی ختم ہوئے۔ ایجنڈا میں بجٹ کے علاوہ دو اہم تجاویز یہ تھیں :-

۱۔ شوریٰ کی رپورٹ مفصل شائع کی جایا کرے۔

۲۔ ایک مختصر ٹریکٹ شائع کیا جائے جس میں اہم اختلافی مسائل کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا نقطۂ نظر مختصراً پیش ہو۔

پہلی تجویز کو شوریٰ نے بعض ترامیم کیساتھ منظور کرنیکی سفارش کی اور دوسری تجویز کو مجلس مرکزیہ پہلے سے اپنا چکی ہے۔

شوریٰ کے تمام اجلاسوں میں نمائندگان نے پورے خلوص سے حصہ لیا اور اپنی رائے کا اظہار کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفارشات کی منظوری کے بعد انشاء اللہ شوریٰ کی مفصل رپورٹ شائع کی جائیگی۔

انتخاب صدر :۔

امسال سالانہ اجتماع کی ایک اہم بات آئندہ دو سالوں کے لئے نئے صدر کا انتخاب تھا۔ چونکہ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی صدارت کی مدت یکم نومبر سے ختم ہو رہی تھی اسلئے دستور اساسی کے مطابق نئے صدر کا انتخاب ضروری تھا۔ مجلس شوریٰ کے دوسرے اجلاس میں دوسرے روز حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کی حیثیت سے مقام اجتماع میں تشریف لاکر انتخاب صدر کی کارروائی کروائی۔ انتخاب سے قبل آپ نے حضور کا وہ خصوصی پیغام سب نمائندگان شوریٰ کو پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے اس امر کی صراحت فرمائی تھی کہ آپ کا یہ انتخاب ایک سفارشی انتخاب ہوگا۔ طریق کار کی وضاحت کے بعد صدر کے عہدہ کیلئے نام تجویز کرنے کو کہا گیا۔ کُل چھ نام تجویز ہوئے پھر آراء لی گئیں ان کے مطابق اوپر کے تین نام (یعنی محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم میر محمود احمد صاحب ناصر کے اسمائے گرامی) حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائے گئے۔ حضور نے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو آئندہ دو سال (یعنی یکم نومبر ۱۹۶۶ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۸ء) کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے حضور کے اس فیصلہ کا اعلان اسی روز رات کو مقام اجتماع میں تشریف لا کر فرمایا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو پہلے سے زیادہ عزم و ہمت کے ساتھ خدمت سلسلہ کی توفیق دے اور خدام الاحمدیہ کا قدم ترقی کی جانب بڑھتا چلا جائے۔ آمین

ایک الوداعی تقریب :۔

تلقین عمل کے دوسرے اجلاس میں ضمنی طور پر یکم نومبر سے سبکدوش ہونیوالے صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے چار سالہ تاریخی عہد صدارت کا ذکر ہوا۔ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر نے مجلس مرکزیہ کی طرف سے آپ کے عہد صدارت کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے اس دور کے واقعات کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دور سات لحاظ سے نمایاں اہمیت کا حامل ہے :۔

اول۔ سینکڑوں نوجوانوں نے اپنے دلوں میں خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کی چنگاریاں روشن کیں۔

دوم۔ انتظامی لحاظ سے مجلس کا قدم ترقی کی جانب اٹھا جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ مجلس کا بجٹ پہلے سے دوگنا ہو گیا ہے۔

سوم۔ مجلس مرکزیہ کے ہال "ایوان محمود" کی تعمیر آپ کے پُرجوش عہد صدارت کی ایک زندہ تصویر ہے۔

چہارم۔ مجالس اطفال الاحمدیہ کی خصوصی تنظیم ہوئی اور اس کام کو پہلے کی نسبت بہت وسیع بنیادوں پر قائم کیا گیا۔

پنجم۔ قائدین اضلاع کے نظام کی تکمیل کر کے اس کو زیادہ مفید اور مؤثر بنایا گیا۔

ششم۔ صدر مجلس نے خدام کی تربیت پر خاص زور دیا اور ان پر خلافت سے وابستگی کی اہمیت کو واضح کیا۔ چنانچہ خدام میں نظام خلافت سے گہری عقیدت اور فدائیت پائی جاتی ہے۔

ہفتم سب سے بڑھ کر یہ کہ نوجوانوں کی تربیت میں لعلک باخع نفسک الآیۃ والی پُرجوش اور دبی ہوئی

ایمانی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ خدام میں روحانیت اور اخلاق کے لحاظ سے ایک نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔

بعد ازاں جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب نے بھی مجالس کی طرف سے ایک خطاب میں صدرِ مجلس کی قابلِ قدر اور لائقِ صد تحسین خدمات کو سراہا۔ آخر میں جواباً صدرِ مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ آپ کا یہ خطاب اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔

اعداد و شمار:-

اس سالانہ اجتماع میں مجموعی طور پر ۱۷۶۳ خدام نے شرکت کی۔ ربوہ کے خدام کی تعداد ۱۰۶۵ تھی۔

اختتامی اجلاس:-

اجتماع کے تیسرے روز سہ پہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت کے باوجود ازراہِ شفقت مقام اجتماع میں تشریف لائے جہاں حضور کا پُر جوش نعروں سے استقبال ہوا۔ اس اجلاس میں اطفال الاحمدیہ نے بھی شرکت کی جن کا اپنا علیحدہ اجتماع دوپہر سے قبل اختتام پذیر ہو چکا تھا۔ پونے چار بجے کے قریب حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو خاکسار عطاء المجیب راشد نے کی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام سے مختصر سا خطاب فرمایا جس میں آپ نے مجلس کے نئے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے تقرر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہر مرحلہ پر مدد فرماتے۔ آپ نے تمام خدام اور مجالس کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے آپ کے عہدِ صدارت میں آپ کے ساتھ پورا تعاون کیا۔ (یہ خطاب خالد کے اسی شمارہ میں چھپ رہا ہے) صدرِ محترم کے اس خطاب کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ چونکہ وقت کم تھا اسلئے حضور نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم نہیں فرمائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے نہایت قیمتی خطاب فرمایا جو آپ کی ناسازیٔ طبع کے باوجود قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس میں حضور نے اپنی افتتاحی تقریر کے سلسلہ کو مکمل کرتے ہوئے عمل کرنے کے لئے نوجوانانِ احمدیت کو زرّیں نصائح فرمائیں۔ حضور نے خاص طور پر شعبہ جات وقارِ عمل، خدمتِ خلق اور صحتِ جسمانی کے بارہ میں خدام کو توجہ دلائی اور خدام الاحمدیہ کے ابتدائی ایام کے دلچسپ تجربات کی روشنی میں مستقبل میں عمل کی راہوں کی نشاندہی فرمائی۔ حضور کا یہ خطاب الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کے بعد ایک لمبی اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع تین روز تک جاری رہنے کے بعد بڑی کامیابی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک +

تلقینِ عمل

دینِ اسلام کا درد اپنے دلوں میں پیدا کرو

حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مدظلّہ العالی کا خطاب

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے آخری روز تلقینِ عمل کے پروگرام میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں جو الوداعی کلمات بیان فرمائے اُن کے جواب میں حضرت میاں صاحب نے ذیل کی تقریر فرمائی جو قارئینِ خالد کی خدمت میں پیش ہے ——— (ادارہ)

تشہّد و تعوّذ و سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

برادران! تلقینِ عمل کا یہ اجلاس اب ختم ہوتا ہے، صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں بلکہ اس سے بھی کم اور مجھے ابھی اطفال الاحمدیہ کے اجتماع میں بچوں سے خطاب کرنے جانا ہے۔

اِس موقعہ پر جو موضوع بعض عزیزوں نے چھیڑ دیا ہے وقت کے لحاظ سے اس کی گنجائش نہیں تھی اور جیسا کہ مَیں ابھی بتا چکا ہوں کہ مجھے اطفال سے خطاب کرنے کے لئے جانا ہے۔ بہرحال بعض عزیزوں نے اس وقت جن جذبات کا اظہار کیا ہے، خصوصاً عزیز مکرم میر محمود احمد صاحب نے، مَیں ان جذبات کی دل سے قدر کرتا ہوں اور مَیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اگرچہ مَیں اِس وقت اپنے آپ کو اِس قابل نہیں پاتا کہ صحیح رنگ میں ان کا شکریہ ادا کر سکوں۔ میرا دل کسی اَور کے شکریہ کے جذبات سے معمور ہے، اُس اپنے یکتا اور یگانہ معبود کے شکریہ کے جذبات سے، جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

مَیں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف　∴　پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اِس وقت میرا سارا وجود یہ چاہتا ہے کہ الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ کا اعلان کرے، اِسکا ورد کرے۔
مجھے یاد آیا کچھ عرصہ ہوا مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا مَیں فوت ہو گیا ہوں اور مجھے دفن کرنے لگے ہیں تو یکدم میرے دل میں الحمد للہ کی گونج پیدا ہوئی اور جونہی الحمد للہ کے الفاظ پیدا ہوتے ہیں دوبارہ زندہ ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ سبق دیا ہے کہ اُسے ہر لحاظ سے، ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہونا چاہیئے تاکہ خدا تعالیٰ اُسے کبھی بھی اپنی نعمتوں اور فضلوں سے محروم نہ کرے اور مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے کبھی بھی خدمت دین سے محروم نہیں فرمائیگا۔ مجھے اپنے رب پر پورا یقین ہے۔ اس کے بعد یہ ضروری اور بہت ضروری بات ہے کہ تمام مجلس کی طرف سے عزیزم برادرم مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں اُن کی اِس نئی ذمہ داری کے لئے مبارکباد پیش کروں۔ یہ سب سے اوّل میرا فرض تھا مگر مجھے اس کا موقعہ نہیں ملا۔ سو مَیں آپ سب بھائیوں کی طرف سے اُن کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شاملِ حال رہے، خدا تعالیٰ کے فضل کا سایہ ان پر ہو، اللہ تعالیٰ روح القدس سے ان کی مدد فرمائے اور ان کو توفیق دے کہ وہ اپنے نمونے کے ساتھ، صدقِ نیت کے ساتھ، خلوصِ قلب کے ساتھ خدام الاحمدیہ کو آگے سے آگے، آگے سے آگے، آگے سے آگے لیجاتے چلے جائیں۔

اس وقت جن باتوں کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا تھا مگر وقت کی کمی کی وجہ سے مَیں توجہ نہیں دلا سکا۔ یہ موضوع جو چھیڑا ہے یعنی الوداعی کلمات، اگر حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے اجازت ہوئی تو اختتامی اجلاس میں اس کے متعلق کچھ مزید کہوں گا۔ جو بات مَیں اس وقت تلقینِ عمل کے پروگرام میں کہنی چاہتا تھا وہ تحریک جدید اور تشحیذ الاذہان سے متعلق ہے۔

انسان بہت سارے ارادے کرتا ہے، بہت سارے کام سوچتا ہے، ان کا شمار نہیں ہے، جو مَیں نے چاہا تھا، لیکن اپنی کوتاہیوں اور قصوروں اور گناہوں کی شامت کی وجہ سے مَیں ان کو کر نہیں سکا۔ اس وقت اس موقعہ کے لحاظ سے اپنی دو خواہشات کا جو میرے دل میں رہی ہیں ذکر کرنا چاہتا ہوں، شاید اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اِن دو کاموں کو کر سکیں۔

(۱) میرے دل میں حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کی خواہش کے مدنظر کہ حضور رضی اللہ عنہ نے خدام الاحمدیہ کو تحریک جدید کی فوج قرار دیا یہ خواہش رہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے موقعہ دے اور موزوں وقت اس کے لئے ملے تو مَیں خدام کو اِس طرف توجہ دلاؤں کہ وہ کوشش کر کے اپنے تحریک جدید کے موجودہ چندوں کو بڑھا کر کم از کم ایک لاکھ روپیہ مزید جمع کریں اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کریں کہ کسی ایسے ملک میں جہاں خدا کی توحید کے مقابل پر تثلیث کا جھنڈا لہرایا جا رہا ہے وہاں توحید کا ایک مرکز قائم کیا جائے۔ لجنہ اماء اللہ اس لحاظ سے آگے بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کئی مساجد قائم کی ہیں میرے دل میں خواہش تھی کہ کبھی اللہ تعالیٰ موقعہ دے تو خدام کو اس طرف توجہ دلاؤں کہ ایسے ملک میں جہاں ابھی تک مشن قائم نہ ہو مسجد قائم نہ ہو وہاں مشن اور مسجد کے اخراجات وہ برداشت کریں اور ایک دفعہ پھر اس قربانی کی یاد دلا دیں جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسلام کی خاطر پیش کی تھی۔ دوسری خواہش، اور یہ میں موقعہ کے لحاظ سے کہہ رہا ہوں اگرچہ اور بہت ساری باتیں ہیں کوتاہیاں ہیں میری، اور جو کام مجھے کرنے چاہئیں تھے اور مَیں نے نہیں کئے، وہ

تشحیذ الاذہان سے متعلق ہے۔ اطفال الاحمدیہ کی تربیت کے لئے مَیں اس کو نہایت ہی ضروری اور اہم چیز سمجھتا ہوں۔ مجلس مرکزیہ کی آمد کو بڑھانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کے لئے ان کے دل میں خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت پیدا کرنے کے لئے، ان کو بتانے کے لئے کہ اسلام کتنی پیاری شے ہے اور قرآن کتنی بے بہا دولت ہے۔ تشحیذ الاذہان کی ضرورت کو مَیں بڑی شدّت سے محسوس کرتا ہوں۔ میری یہ خواہش رہی ہے اور مَیں نے اس کے لئے کوشش بھی کی ہے مگر افسوس ہے کہ مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی، بالکل کامیابی نہیں ہوئی، میری اپنی کوتاہیوں اور قصوروں اور شامتِ اعمال کی وجہ سے۔ مگر میرا جی چاہتا ہے کہ اگر خدام کوشش کریں اور تشحیذ الاذہان کی خریداری کو کم از کم ۵ ہزار تک پہنچا دیں تو یہ ایک بڑا کارنامہ ہوگا اور جماعت کو اس سے بہت تقویت حاصل ہوگی۔

پس اس قدر پر مَیں اکتفا کرتا ہوں۔ اب مجھے اطفال الاحمدیہ سے خطاب کرنے جانا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور اس کا موقعہ ہوا تو میں اختتامی اجلاس میں آپ سے کچھ خطاب کروں گا۔

دُعائیں کرتے رہیں، جماعت کے لئے، اسلام کی سربلندی کے لئے۔ چودہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہار کے دن دکھائے ہیں اور اسلام کے چمن میں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چمن میں بہار آئی ہے۔ ہماری ساری فکر یہی ہونی چاہیئے کہ یہ بہار بڑھتی چلی جائے، بڑھتی چلی جائے۔ جو اس کی آبیاری کرنے والے ہوں، جو اس چمن کے باغبان ہوں وہ ہماری آنکھوں کا تارا ہیں، وہ ہمارے دل کا سرور ہیں اور ان کے لئے ہمارے دیدہ و دل فرشِ راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو برکتوں پر برکت دے جو دینِ محمدؐ کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس قدر مجاہدہ کر سکیں اور مسیح موعود علیہ السلام نے جو مامورِ زمانہ اور امام الزمان ہیں فرمایا ہے کہ آج کا جہاد یہی ہے کہ دینِ اسلام کا درد اپنے دل میں پیدا کرو، اسلام کا درد اپنے دل میں پیدا کرو، اسلام کا درد اپنے دل میں پیدا کرو۔ والسلام۔ خدا حافظ +

مجلس مقامی کی الوداعی تقریب

مورخہ ۳۰ر اکتوبر ۶½ بجے شب "ایوانِ محمود" میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک الوداعی تقریب بصورتِ عصرانہ ترتیب دی گئی۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہٗ کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ اسی تقریب میں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی کے عہدہ کی میعاد پوری ہوتے اور مکرم منظور احمد خان صاحب نسیم کے انصار اللہ کی عمر کو پہنچنے پر دونوں مخلص و سرگرم کارکنان کو بھی الوداعی ایڈریس پیش کئے گئے +

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر

حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مدظلہ العالی کا

الوداعی خطاب

ذیل کا الوداعی خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مدظلہ العالی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اجتماع کے آخری اجلاس میں فرمایا۔

(ادارہ) ——————

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

عزیزو اور پیارو! —— السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ سب خدام جانتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آئندہ دو سال کے لئے عزیزم محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ کا صدر مقرر فرمایا ہے۔ ہم سب خدام احمدیت یہ دعا کرتے ہیں اور دعا کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ امام وقت کے اس فیصلہ کو قبول فرمائے اور غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ میں آپ سب کی نمائندگی میں آپ کے صدر کی حیثیت سے ان کی خدمت میں مبارکباد عرض کر چکا ہوں اسلئے اس وقت صرف چند الوداعی کلمات پر اکتفا کروں گا —— مجھے یہ بھی معذرت کرنی ہے کہ مجھے کہیں اور وقت نہیں مل سکا تھا اسلئے الوداعی کلمات کے لئے اب حضرت خلیفۃ المسیح کو تکلیف دی ہے اس موقعہ پر کہنے پڑے ہیں۔ دو تین منٹ میں چند باتیں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے اول تو اپنے محسن اور مربی اپنے معبود کا شکریہ ادا کرنا ہے جس نے اس ناچیز کو اپنی خاص تقدیر کے ماتحت غیر معمولی حالات میں خدام الاحمدیہ کی خدمت اور نوجوانوں کی خدمت کی کچھ قدر

توفیق عطا فرمائی۔ اور اس بات کا پہلے سے مجھے اس نے اپنے فضل سے بتا بھی دیا کہ وہ مجھے یہ کام اور یہ خدمت سپرد کریگا۔
یہ بھی اس کا احسان ہے کہ جب اس نے میرے لئے یہ چاہا کہ مجھ سے یہ کام لے لے اور کسی اور قسم کی خدمت مجھ سے لے اور ایسے ہاتھوں
میں دے جو کہ بہتر طور پر یہ خدمت خدام الاحمدیہ کی کر سکے تو اس کے متعلق بھی پہلے سے اس نے مجھے بتا دیا۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب
خدام الاحمدیہ میں چرچا ہونے لگا آئندہ صدارت کے متعلق تو شدہ شدہ میرے تک بھی یہ بات پہنچی۔ اس وقت میں نے
دعا کی اس رنگ میں کہ اللہ تعالیٰ انکشاف فرمائے تو میں نے اپنے والد ماجد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خواب میں
دیکھا، حضور نے فرمایا کہ آؤ ہم مل کر قرآن کریم کی خدمت کریں۔ میں سمجھ گیا کہ رؤیا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ
سے دوسرے رنگ میں خدمت لینا چاہتا ہے۔ یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے اس رنگ میں مجھے یہ تشفی دی کہ وہ میرے
لئے خدمت کا کوئی اور موقعہ پیدا کرے گا۔ یعنی اس رنگ میں مجھے موقعہ دے گا کہ قرآن کریم کی خدمت کا موقعہ
مجھے مل جائے۔ تو میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں پھر آپ سب خدام کا کہ آپ نے نہایت ہی
تعاون کے ساتھ میرے ساتھ کام کیا، مجھ سے محبت کی اور مجھے اس بات کا موقعہ دیا کہ میں آپ سے محبت کر سکوں مجلس
خدام الاحمدیہ کا یہ مجھ پر بہت بڑا احسان ہے کہ خدام الاحمدیہ کے صدر کی حیثیت سے میں نے ہمدردیٔ خلائق کا ایک بہت
بڑا سبق سیکھا ہے اور خدا کے فضل سے بعض اوقات ایسی کیفیت میں نے اپنے سینے میں محسوس کی ہے کہ آپ کے لئے
ایک ماں کی سی محبت اپنے دل میں محسوس کی ہے۔ ابتداء میں صدر ہوتے وقت میں نے جو عہد کیا تھا کہ میں خدا کے
جلال اور عظمت کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرونگا اور اس عہدہ سے اپنی کوئی عزت مطلوب نہ ہوگی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ
ہی فیصلہ کر سکتا ہے، نہ میں نہ آپ کہ میں نے اس عہد کو کس حد تک پورا کیا، لیکن جہاں تک میں اپنے دل کو ٹٹولتا
ہوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے اس بات کی کوشش ضرور کی اور جماعت کے سخت ترین اوقات میں بھی، امتحان اور
ابتلاء کے وقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کی توفیق دی کہ میں اس عہدے کو اپنی عزت کا ذریعہ یا ذات کا ذریعہ
نہ بناؤں بلکہ اس کے جلال کے ظہور کا ذریعہ۔ جہاں تک اس ناچیز اور گناہ گار اور انتہائی گرے ہوئے بندے سے ممکن
تھا اس کو بناؤں۔ آخر میں میں حضرت خلیفۃ المسیح کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے عہد خلافت میں اس ناچیز کو ایک
سال تک خدمت کا موقعہ دیا ہے۔

آخر میں سب سے آخری میری آپ سے یہ نصیحت ہے کہ عزیزو! عمل کسی تحریک سے کسی motive Power
سے ہوتا ہے۔ خدا اور اس کے رسول کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو تو تمہارے سب اعمال اچھے ہو جائیں گے۔
اللہ تعالیٰ کے فضل کا سایہ آپ سب پر ہو، تمام جماعت پر ہو اور اللہ تعالیٰ ہر دم اس جماعت کو آگے سے آگے
لیجاتا چلا جائے۔ آمین۔ والسلام۔

الوداعی تقریب و ایڈریس

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ کے صدرِ مجلس کے عہدہ سے سبکدوش ہونے سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو "ایوانِ محمود" میں بصورتِ عصرانہ ایک الوداعی تقریب کا انعقاد کیا۔ جس میں ازراہِ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت کے بعد مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد نے مجلس مرکزیہ کی طرف الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنے خطاب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے کسی قدر کام کرنے کی توفیق دی۔ نیز رفقاء کار کا بھی شکریہ ادا کیا۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت مختصر خطاب فرمایا۔ چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا اس لئے حضور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اس طرح دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں قریباً یکصد افراد نے شرکت کی۔ جن میں بزرگانِ جماعت و مہتممین مرکزیہ کے علاوہ متعدد قائدینِ علاقائی، قائدینِ اضلاع، مقامی مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کے نمائندگان اور بعض اور افراد بھی شامل ہوئے۔

مجلس مرکزیہ کی طرف سے سبکدوش ہونے والے صدرِ مجلس کو پیش کئے گئے ایڈریس کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

سپاس نامہ

بخدمت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

دنیا والے اپنے رفقائے کار اور افسروں سے جدائی کے موقعہ پر رسمی ایڈریس پیش کیا کرتے ہیں۔ ان کے

تعلقات دنیا کی بناء پر ہوتے ہیں۔ ان کی رسوم میں اپنا مفاد اور اپنی عزت مقصود ہوتی ہے۔ ہم اس پاک وجود کی جماعت ہیں جس کو اپنی جماعت کے متعلق یہ الہام ہوا تھا کہ "زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں"۔ ہمارے تعلقات اپنے مفاد، اپنے رسوخ، اپنی عزت اور نفس پرستی کے لئے نہیں۔ ہمیں تو مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اخوت میں اس لئے پرو دیا ہے کہ خدا کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفوسنا کا جلال دنیا میں چمکے۔ اس کی پاک کتاب قرآن کی اشاعت دنیا کے ہر خطہ میں کی جائے، اس کے پاک مذہب اسلام کو دوسرے تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہو اور اس کی مخلوق کی خدمت اور راحت اور بھلائی کا عالمگیر نظام قائم ہو۔

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ چار سال تک مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت کی خدمات سرانجام دینے کے بعد اب اس اہم ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ آپ نے اپنے زمانۂ صدارت میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کہ "میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اُسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے، ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو" کے مدنظر احمدی نوجوانوں کے دل میں خدا اور اُس کے رسولؐ کی محبت کی چنگاری جلانے کی کوشش کی اور اپنی تقاریر اور گفتگو اور خطوط اور تحریرات کے ذریعہ نوجوانوں کے سینہ میں خدا سے لو لگانے اور اس کے پاک رسولؐ کے عشق کا جذبہ پیدا کرنے کی جدّوجہد فرمائی۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ اپنا ہال تعمیر کرے۔ حضورؓ کے اس ارشاد کی تعمیل صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے دورِ صدارت کا ایک زریں کارنامہ ہے۔ آپ کی خصوصی نگرانی اور توجہ کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے خاص فضل سے یہ ہال تعمیر ہو چکا ہے اور آپ کی محنت اور جانفشانی کی مجسم یادگار ہے۔

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے احمدی اطفال کی تربیت اور مجلس اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کی توسیع کی طرف خاص توجہ فرمائی اور اطفال کی دینی تعلیم کے لئے پائیدار بنیادوں پر ایک سلسلۂ امتحانات کا آغاز کیا اور بہت سے احمدی دوستوں نے مختلف مقامات پر اس ضمن میں آپ کی کوشش اور اس کے شیریں نتائج کا مشاہدہ کر کے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

اسی طرح مکرم صاحبزادہ صاحب نے ضلعی قیادتوں کی تنظیم کی توسیع اور پختگی کے لئے جو مسلسل

جدوجہد فرمائی ہے وہ بھی مفید ثمرات کا باعث بن رہی ہے۔

جن دوستوں کو جناب صاحبزادہ صاحب کے ساتھ خدمت دین بجالانے کا موقعہ ملا ہے وہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی طبیعت میں دین اور جماعت اور افرادِ جماعت کی بھلائی اور خوشحالی کے لئے سوز اور درد پایا جاتا ہے اور اسلام کی ترقی اور خلق اللہ کی بہبودی کے لئے آپ کے دل میں حسرت پائی جاتی ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے بہت راضی ہو جائے اور آپ کو خدمتِ قرآن اور اشاعتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور اسلام کی فتح کی جنگ میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دست و بازو بننے کی سعادت دے۔ اور ہم سب کو بھی جو اس کے عاجز اور بے کس اور ناتواں بندے ہیں اپنی مغفرت اور رضا کی چادر سے ڈھانپ لے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

اراکینِ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۳۱/اخاء ۱۳۴۵ھش

خدام الاحمدیہ کے گزشتہ چار سالہ دور پر ایک طائرانہ نظر

(مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود ایم۔اے)

۱۹۳۸ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان میں نوجوانوں کی اصلاح و تربیت کے لئے ایک تنظیم قائم فرمائی۔ ابتداء میں اس مجلس میں قادیان کے نوجوانوں کی شمولیت بھی طوعی تھی لیکن کچھ عرصہ بعد اس کی افادیت اور اہمیت کے پیشِ نظر حضورؓ نے نہ صرف یہ کہ اس میں نوجوانوں کی شمولیت لازمی کر دی بلکہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداروں اور نوجوانوں کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے مقامات پر نوجوانوں کی مجالس قائم کر کے منظم کی جائیں۔ عہدیداران اور والدین کو تلقین فرمائی کہ نوجوانوں کو اس بابرکت تنظیم سے وابستہ کریں۔ رفتہ رفتہ مجلس کا کام بڑھتا گیا، قوانین ڈھلتے رہے، منصوبے تیار ہوتے رہے اور ان پر عملدرآمد ہوتا رہا اور جماعت کے متعدد بزرگوں اور مخلص کارکنوں کو اس تنظیم میں کام کرنے کا موقع ملتا رہا۔ مجلس کو یہ شرف حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک لمبے عرصہ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس کی کرسی صدارت پر متمکن رہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم میر داؤد احمد صاحب کو بھی مجلس کی قیادت کرنے کا اعزاز حاصل رہا۔ اس عرصے میں مجلس کا ارتقائی عمل جاری رہا۔ نومبر ۱۹۶۲ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو صدرِ مجلس مقرر فرمایا اور ۱۹۶۴ء میں دوبارہ اس تقرر کی توثیق فرمائی۔ اس طرح صاحبزادہ صاحب موصوف مسلسل چار سال تک مجلس کے صدر رہے۔

اگر مجلس کے گزشتہ چار سال کے اعداد و شمار کا مطالعہ کیا جائے تو ایک سرسری سی نگاہ ڈالنے ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ مجلس نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عرصے میں نمایاں ترقی کی ہے اور یہ ترقی کیفیت اور کمیت ہر دو لحاظ سے نمایاں ہے

مجلس کے قیام کے اغراض و مقاصد پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی مقاصد کے علاوہ متعدد ذیلی مقاصد جو اس مقصد کے حصول کے لئے لازمی ہیں اس اہم ترین ذیلی تنظیم کے پروگرام میں شامل ہیں۔ اصل مقصد اور غرض و غایت تو یہی ہے کہ ہر نوجوان کا اللہ تعالیٰ سے کامل ذاتی تعلق قائم ہو جائے خشیت اللہ

اور تقویٰ اللہ سے جو رحمتیں، برکتیں اور نعمتیں وابستہ ہیں اُن سے ہر نوجوان کو وافر حصہ ملے ــــ تا وہ اسلام اور احمدیت کے مقاصد کی داملے، درمے، سخنے یا حالی، مالی اور قالی خدمت بجالا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی غرض و غایت کو پورا کر سکے۔ یہ مقصد جتنا اہم ہے اتنا ہی محنت طلب بھی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ نوجوان صحیح اسلامی عقاید سے آگاہ ہوں۔ ان کی دوسرے ادیان اور فلسفوں پر برتری اور فضیلت کا علم رکھتے ہوں۔ عقائد پر یقینِ کامل کے ساتھ ساتھ تعلق باللہ کے لئے صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں۔ ذکرِ الٰہی اور درود شریف کا ذوق رکھتے ہوں۔ اسلامی شعائر کا احترام کرنے والے اور حرمات سے اجتناب کرنے والے ہوں، جن کا ظاہر بھی مومن ہو اور باطن بھی مومن ہو۔ پھر اخلاقِ فاضلہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں۔ اس کے علاوہ محنت، وسعتِ نظر، بلند نگاہی، ذہانت، صفائی، نظافت، عزتِ نفس، مطالعہ کی عادت، سادگی، صحت مندانہ مشاغل میں دلچسپی، مسابقت کی رُوح، غرض وہ سب خصوصیات ان میں موجود ہوں جو کردار اور سیرت کی پختگی، عظمت اور دلکشی کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہیں ــــ اس قسم کے نوجوان پیدا کرنا خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا کام ہے۔ اس انفرادی اصلاح، نشوونما اور تعمیر کے کام کو اجتماعی بنیادوں پر چلانے کے لئے تنظیم کے اثرات کو استعمال کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے تنظیمی ڈھانچے کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانا ضروری ہو جاتا ہے اور کسی تنظیم کی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے نگاہ تنظیم کی کارکردگی اور اس کے اعداد و شمار پر پڑتی ہے۔

گزشتہ سالوں اور خصوصاً چار سالہ دَور کے اعداد و شمار کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر احمدی نوجوان آسانی سے اس خوش کن نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ مجلس نے بفضلہ تعالیٰ نمایاں ترقی کی ہے۔ اس طرح اس کا سرِ نیاز تشکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ خدائے واحد کے سامنے جھک جانا چاہیئے۔ یہ اعداد و شمار پیش کرنے کے دو اغراض ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہم خدائے رحیم و کریم کا شکر بجالائیں تا وہ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور اپنی سُنّت کے مطابق اس کے نتائج اور ثمرات کو اور بڑھائے۔ دوسرے یہ کہ ہماری احساس کی دنیا میں یہ صدا گونج سکے کہ ؎

"نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز"

کیونکہ ابھی ہمیں اُس معیار تک پہنچنے کے لئے جو اس مجلس کے شایانِ شان ہے، ہر شعبے میں بہت زیادہ، بہت زیادہ ترقی کی مزید ضرورت ہے۔

مجلس نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عرصے میں ہر لحاظ سے ترقی کی ہے۔ مثلاً

(۱) مجلس کا تنظیمی ڈھانچہ مضبوط سے مضبوط تر ہوا ہے۔

(۲) اکثر بیرونی مجالس میں پہلے کی نسبت زیادہ سرگرمی و جوشِ عمل پیدا ہوا ہے اور تنظیم مستحکم ہوئی ہے۔

(۳) مجالس کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

(۴) رکنیت میں اضافہ ہوا ہے۔

(۵) مجالس سے روابط میں ترقی ہوئی ہے۔ (مراسلات، سرکلر، اعلانات، دَورہ جات۔ غرض ان تمام وسائل سے پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسعت کے ساتھ استفادہ کیا گیا ہے۔)

(۶) مرکزی اجتماعات میں شرکت کرنے والے خدام اور مجالس کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

(۷) بیرونی مقامات پر تربیتی اجتماعات اور کلاسز کا کثرت سے اہتمام کیا گیا ہے۔

(۸) ضلعی اور علاقائی نظام اَور زیادہ مستحکم ہو گیا ہے جس سے کارکردگی پر خوشگوار اثر پڑا ہے۔

(۹) مجالس کی کارکردگی کی مرکز میں موصول ہونے والی رُوئیدادوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

(۱۰) بجٹ میں ترقی ہوئی ہے۔

(۱۱) مجلس مرکزیہ کے ترجمانوں "خالد" اور "تشحیذ" کی اشاعت اور اُن کے ذریعہ آمد میں ترقی ہوئی ہے۔

(۱۲) مجلس کو بعض خاص مطبوعات کی اشاعت کی توفیق ملی ہے۔

(۱۳) اطفال الاحمدیہ کی تنظیم نے نمایاں ترقی کی ہے۔

(۱۴) مجالس کی بیداری کے نتیجہ میں دفتر مرکزیہ کا کام بڑھ گیا۔ اس کارکردگی کو اَور زیادہ بہتر بنانے کے لئے دفتر کے عملہ میں اضافہ کیا گیا۔

(۱۵) تعمیرِ ہال کے سالہا سال پرانے خواب کے شرمندۂ تعبیر ہونے کی صورت پیدا ہوئی۔

اب اعداد و شمار ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں یہ امر ذہن نشین رہے کہ ہماری مجالس میں سے دو سَو کے قریب شہری یا نیم شہری مجالس ہیں۔ باقی چار سَو سے زائد مجالس دیہات سے تعلق رکھتی ہیں۔ مرکز کو زیادہ تر شہری اور منظم دیہاتی مجالس کی کارگزاری کی رُوئیدادیں ملتی رہتی ہیں۔ باقی مجالس میں کام تو ہوتا ہے مگر وہ اس سے مرکز کو باخبر نہیں رکھتیں اس لئے سالانہ رپورٹ میں خدمتِ خلق، تعلیم، تربیت اور دیگر شعبہ جات کے جو اعداد و شمار پیش ہوتے ہیں وہ عملی زاویۂ نظر سے تقریباً دو صد مجالس کی کارگزاری کا عکس ہوتے ہیں۔ اس خاکے میں مَیں نے خدمتِ خلق وغیرہ کے اعداد و شمار اسی غرض سے نہیں دیئے۔ بلکہ بنیادی اعداد و شمار پر اپنے مضمون کی بنیاد رکھی ہے جنہیں در حقیقت ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں مجلس کی ترقی کا "تھرما میٹر"

کہہ سکتے ہیں ——— !

تعداد مجالس خدام الاحمدیہ میں ترقی :-

سنہ	تعداد مجالس سال گزشتہ	نئی قائم ہونیوالی مجالس	بند ہونے والی مجالس	سال کے آخر میں کل مجالس کی تعداد
سنہ ۶۱-۱۹۶۰ء	۵۳۵	۲۰	۱۹	۵۳۶
سنہ ۶۲-۱۹۶۱ء	۵۳۶	۳۷	۱۴	۵۵۹
سنہ ۶۳-۱۹۶۲ء	۵۵۹	۴۵	۱۲	۵۹۲
سنہ ۶۴-۱۹۶۳ء	۵۹۲	۶۲	۸	۶۴۶
سنہ ۶۵-۱۹۶۴ء	۶۴۶	۳۸	۷	۶۷۷
سنہ ۶۶-۱۹۶۵ء	۶۷۷	۳۹	۱۹	۶۹۷

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی تعداد :-

(آخری دن کی تعداد)

سنہ	مقامی خدام	بیرونی خدام	میزان
سنہ ۱۹۶۱ء	۱۰۰۸	۴۶۱	۱۴۶۹
سنہ ۱۹۶۲ء	۱۱۸۰	۸۳۷	۲۰۱۷
سنہ ۱۹۶۳ء	۱۴۱۲	۱۰۸۰	۲۴۹۲
سنہ ۱۹۶۴ء	۱۴۷۱	۱۳۴۶	۲۸۱۷
سنہ ۱۹۶۵ء	ہنگامی حالات کے پیش نظر اجتماع منعقد نہ ہو سکا۔ صرف مجلس شوریٰ کی کارروائی ہوئی جس میں ۳۰۵ نمائندوں نے شرکت کی۔		
سنہ ۱۹۶۶ء [ف۱]	۱۰۶۵	۶۹۸	۱۷۶۳

ف۱ یہ اجتماع چونکہ کیمپنگ کی صورت میں تھا اسلئے شامل ہونیوالے خدام کی تعداد میں کمی واقع ہوگئی۔

بیرونی مجالس کے تربیتی اجتماع اور کلاسز:۔

سنہ	تربیتی اجتماع	تربیتی کلاسز
۶۲-۱۹۶۱ء	۴	۱۵
۶۳-۱۹۶۲ء	۹	۲۱
۶۴-۱۹۶۳ء	۱۲	۶۵
۶۵-۱۹۶۴ء	۳*	۳۳*
۶۶-۱۹۶۵ء	۶	۴۱

* ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے تربیتی اجتماع و تربیتی کلاسز پر اثر پڑا۔

دورہ جات:۔

سنہ	صدر مجلس	اراکین مجلس عاملہ و نائب مہتممین۔	مراقبون	متفرق اصحاب
۶۲-۱۹۶۱ء	۷	تعداد معین نہیں ہو سکی	۴۶۹ دورے	.. .. ..
۶۳-۱۹۶۲ء		" "	۴۰۵ "	
۶۴-۱۹۶۳ء	۳۵	۴۳	۵۶۰ "	۴۰
۶۵-۱۹۶۴ء	۲۷	۶۰	۹۲۵ "	۳۰
۶۶-۱۹۶۵ء	۲۶	۲۰	۵۱۶	۳۲

خطوط :-

سنہ	دفتر میں موصول ہونیوالے خطوط	دفتر کی طرف سے جوابات	صدر مجلس کی طرف سے جوابات	سرکلرز
۶۲-۱۹۶۱ء	۳۹۹۲	۱۹۳۰۲	*	*
۶۳-۱۹۶۲ء	۵۱۳۸	۲۸۳۲۴	۳۲۳۰	۶۴
۶۴-۱۹۶۳ء	۶۷۲۵	۲۷۶۵۵	۲۳۴۵	۶۸
۶۵-۱۹۶۴ء	۷۷۶۵	۳۴۱۴۱	۳۵۴۸	۳۸
۶۶-۱۹۶۵ء	۸۷۷۱	۴۶۲۷۴	۴۴۹۹	۴۹

* صحیح اعداد و شمار نہیں مل سکے۔

مالی ترقی :-

سنہ	چندہ مجلس		سالانہ اجتماع		تعمیر		اطفال		صیغہ امانتی	
	بجٹ	آمد	بجٹ	آمد	بجٹ	آمد	بجٹ	آمد	بجٹ	آمد
۶۱-۱۹۶۰ء	۲۵۲۰۰	۲۱۸۵۳	۵۲۰۰	۵۰۸۴	۲۲۹۳۰	۵۴۴۴	۹۰۰	۱۰۵۱	۱۰۴۵۰	۷۰۰۲۱
۶۲-۱۹۶۱ء	۲۶۵۰۰	۳۴۶۹۹	۵۲۰۰	۵۸۰۵	۱۸۴۶۲	۱۲۰۶۷	۱۲۰۰	۱۸۸۷	۹۲۶۰	۶۱۵۸
۶۳-۱۹۶۲ء	۴۱۵۰۰	۵۲۶۹۴	۵۵۰۰	۵۶۰۸	۴۰۰۰۰	۱۰۷۶۴	۱۵۰۰	۴۴۴۷	۹۴۰۰	۱۰۶۷۵
۶۴-۱۹۶۳ء	۵۵۰۰۰	۶۳۹۴۷	۶۱۰۰	۶۸۲۷	۴۰۰۰۰	۱۹۲۳۳	۳۰۰۰	۴۱۱۱	۱۰۲۰۰	۱۰۸۰۱
۶۵-۱۹۶۴ء	۶۱۰۰۰	۶۲۴۰۳	۷۰۰۰	۷۶۲۷	۴۰۰۰۰	۴۷۹۴۵	۳۰۰۰	۳۶۰۳	۱۲۸۵۰	۱۴۷۲۸
۶۶-۱۹۶۵ء	۶۵۰۰۰	۷۵۲۰۵	۸۰۰۰	۸۸۴۱	۱,۰۰,۰۰۰	۶۴۵۵۲	۳۵۰۰	۳۶۴۸	۱۴۶۵۰	۱۱۰۹۸

ان اعداد و شمار سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مجلس نے خدا کے فضل و کرم سے نامساعدتِ حالات کے باوجود کس حد تک ترقی کی ہے۔ ان کے علاوہ اس دَور کی بعض خاص کامیابیاں اور نمایاں ترقیات ایسی بھی ہیں جن کے تذکرے کے بغیر یہ مضمون نامکمل رہے گا۔ اس لئے اختصار کے ساتھ ان نمایاں پہلوؤں کی طرف ضمنی اشارے ضروری ہیں۔

بعض خاص مطبوعات:۔

عرصۂ زیرِ نظر کی ایک اور قابلِ ذکر خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مجلس کے نشر و اشاعت کے کام میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔"خالد" اور "تشحیذ" مجلس کے دو ترجمان ہیں جن کے ظاہری اور معنوی معیار کو مشکلات اور قحط الرجال کے باوجود بلند کرنے کی کامیاب کوششیں جاری رہی ہیں۔ اس دور میں خدا تعالےٰ کے فضل سے "تشحیذ الاذہان" نے خاص ترقی کی ہے اور اب احمدی بچوں اور احمدی گھرانوں میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح پہلے کی نسبت "خالد" میں بھی مثبت فرق پڑا ہے۔ اور یہ حقیقت اپنی جگہ وزن رکھتی ہے کہ ان جرائد کے مدیران پیشہ ور صحافی نہیں بلکہ تدریس، تبلیغ اور دفاتر کے انتظامی کاموں میں مصروف رہتے ہیں اور کچھ طالب علم ہیں اور ساتھ ساتھ وقت نکال کر ان جرائد کو چلانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس پس منظر کی روشنی میں ان دونوں جرائد کے معیار میں ترقی کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔

خالد نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پچاس سالہ دورِ خلافت کی یاد میں ایک ضخیم اور مصوّر "خلافتِ ثانیہ نمبر" دو ہزار کی تعداد میں دسمبر ۱۹۶۴ء میں شائع کیا تھا۔ جسے خدا کے فضل و کرم سے مقبولیت نصیب ہوئی اور اہلِ ذوق کی طرف سے اس "نذرانۂ عقیدت" پر حوصلہ افزا تعریفی کلمات مجلس کو موصول ہوئے۔

رسائل کی ترقی کے علاوہ مجلس کو سرکلرز، پمفلٹ، کارڈ وغیرہ کی اشاعت کے علاوہ مندرجہ ذیل رسائل اور کتب پیش کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا:۔

(۱) کتابچہ "دینی معلومات"۔ (متعدد ایڈیشن شائع ہوئے)

(۲) "کامیابی کی راہیں" چار حصے۔ (چار سالوں میں تین ایڈیشن شائع ہوئے)

(۳) "ورزش کے زینے"۔ (صحتِ جسمانی سے تعلق رکھنے والے امور)

(۴) "طفلِ امروز قائدِ فردا"۔ (شعبہ اطفال الاحمدیہ کا تعارف)

(۵) "احادیث الاخلاق"۔ (اخلاقی درستی اور اصلاح کے لئے احادیث کا مجموعہ)

اس کے علاوہ مرکز نے بیرونی مجالس کی بھی موزوں لٹریچر شائع کرنے پر حوصلہ افزائی کی۔ چنانچہ مجلس مقامی نے اس عرصے میں متعدد عمدہ کتابچے شائع کئے۔ جن میں جماعت احمدیہ اور اس کے نقاد" خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ مجلس کراچی کا "سالوینیر" ہر سال مسابقت کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ خدام الاحمدیہ کے پچیس سال مکمل ہونے پر مجلس کراچی نے اس کا ایک خصوصی شمارہ شائع کیا جس میں مجلس کی پچیس سالہ مساعی پر ایک نظر ڈالی گئی۔ اسی طرح مجلس لاہور کو "فاروق"

کی شکل میں ایک نظر افروز جریدہ شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اِس جائزے سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مجلس کے اشاعتی کام میں بھی ترقی ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مرکزی ترجمان "خالد" و "تشحیذ"

سنہ	کُل آمد سالانہ
سنہ ۱۹۶۱-۶۲ء	۶۱۵۸
سنہ ۱۹۶۲-۶۳ء	۱۰۶۷۵
سنہ ۱۹۶۳-۶۴ء	۱۰۸۰۰
سنہ ۱۹۶۴-۶۵ء	۱۴۸۶۹
سنہ ۱۹۶۵-۶۶ء	۱۱۰۹۸

اطفال الاحمدیہ کی ترقی

"اطفال" کی اہمیت واضح ہے۔ خدام الاحمدیہ جس طرح "انصار اللہ" کی نرسری ہیں۔ اسی طرح "اطفال الاحمدیہ" خدام الاحمدیہ کی نرسری ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اطفال کی اہمیت کے پیشِ نظر خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی احمدی بچوں کی بھی ایک تنظیم بنا دی تھی تا ان میں نمازوں کی پابندی، اخلاقِ حسنہ اور دینی کاموں میں شوق اور دیگر اچھی عادات پیدا کی جا سکیں۔ اِس تنظیم کی نگرانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سپرد ہے۔

گزشتہ چار سالہ دَور میں اطفال الاحمدیہ کے شعبے نے نمایاں ترقی کی ہے۔ بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس شعبے کو از سرِ نو زندگی ملی اور کارکردگی اور فعالیت کے لحاظ سے ایک خاص معیار تک جا پہنچا۔ بیرونی مقامات پر اطفال الاحمدیہ کی مجالس کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوا۔ اُن سے رابطہ کا معیار بھی بلند ہوا۔ ان کی اپنی نگرانی کے نظام میں بھی بہتری ہوئی۔

کارکردگی کا بہتر ہونا اس فعالیت کا طبعی تقاضا تھا۔ چنانچہ بجٹ نے ترقی کی۔ کارگزاری کی رپورٹس کی تعداد

---

* اِس سال "خلافتِ ثانیہ نمبر" دو ہزار کی تعداد میں شائع ہوا اس کی وجہ سے آمدنی میں خاصہ اضافہ ہوا۔

میں اضافہ ہوا۔ مرکزی اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ موثر رنگ میں بعض نئے تجارب کا آغاز ہوا۔

تعداد مجالس اطفال الاحمدیہ

سنہ	تعداد مجالس
سنہ ۶۲-۱۹۶۱ء	۲۲۲
سنہ ۶۳-۱۹۶۲ء	۲۲۲
سنہ ۶۴-۱۹۶۳ء	۳۲۵
سنہ ۶۵-۱۹۶۴ء	۳۴۹
سنہ ۶۶-۱۹۶۵ء	۳۶۰

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد

(آخری دن کی حاضری)

سنہ	مقامی اطفال	بیرونی اطفال	میزان
سنہ ۱۹۶۱ء	۵۰۰	۷۵	۵۷۵
سنہ ۱۹۶۲ء	۷۰۰	۱۱۶	۸۱۶
سنہ ۱۹۶۳ء	۹۰۰	۳۷۰	۱۲۷۰
سنہ ۱۹۶۴ء	۱۲۴۰	۶۱۲	۱۸۵۲
سنہ ۱۹۶۵ء	ہنگامی حالات کی وجہ سے اجتماع نہ ہو سکا۔		
سنہ ۱۹۶۶ء	۱۰۵۷	۵۱۲	۱۵۶۹

اطفال کے امتحانات

۱۹۶۲ء میں احمدی بچوں کی دینی معلومات میں وسیع پیمانے پر اضافہ کرنے کے لئے اطفال کے امتحانات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس سکیم کے تحت ہر طفل کے لئے ضروری ہے کہ وہ باری باری چاروں امتحان ۱۔ ستارۂ اطفال، ۲۔ ہلالِ اطفال، ۳۔ قمر اطفال، ۴۔ بدرِ اطفال پاس کر کے تمغہ "بدر اطفال الاحمدیہ" حاصل کرے۔ یہ چاروں امتحان ہر سال ماہ مئی کے آخر میں منعقد ہوتے ہیں۔ مرکز کی طرف سے سوالات پر مشتمل پرچے بھجوائے جاتے ہیں جن کے جوابات جانچنے کے بعد نتائج مرتب کئے جاتے ہیں۔ مسابقت کی روح بڑھانے کے لئے اوّل، دوم اور سوم آنے والے بچوں کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی اجتماع میں انعامات دیئے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں ایک اور قابلِ ذکر امر یہ بھی ہے کہ ان امتحانات کے نصاب پر مشتمل با تصویر کتابیں "(کامیابی کی راہیں)" چار حصوں میں شائع کی گئی ہیں۔ یہ سکیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی ہے۔ کتاب "کامیابی کی راہیں" کے تین ایڈیشن شائع ہو کر بک چکے ہیں۔ احمدی بچوں کے لئے یہ سکیم نہایت مفید ہے اور اطفال الاحمدیہ کی تاریخ کا ایک اہم کارنامہ ہے اور اس میں حضرت صدرِ مجلس کی گہری ذاتی دلچسپی کو خاص دخل ہے۔

یومِ والدین

بچے قوم کی امانت ہیں۔ ان کی تربیت و اصلاح کا کام جتنا نازک اتنا بلکہ اُس سے بڑھ کر دشوار بھی ہے اور اس میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تربیتی اور اصلاحی کاوشوں کے علاوہ والدین، اساتذہ اور دیگر اصحاب کے مخلصانہ اور مربیانہ سرگرم تعاون کی ضرورت ہے۔ جب یہ ساری طاقتیں مل کر بچوں کی تربیت و اصلاح کے کام میں اپنا اپنا اہم کردار ادا کریں تو خدا کے فضل و کرم سے عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں اور محنت ٹھکانے لگ سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں والدین کے تعاون کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ بچوں کو والدین کے حقوق، اور والدین کو بچوں کی تربیت کے ضمن میں عاید ہونے والے فرائض سے آگاہ کرنے کے لئے جناب صدر مجلس نے ہر ششماہی میں ایک مرتبہ "یومِ والدین" منعقد کرنے کی مجالس کو تلقین فرمائی ــــــ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان تقاریب کا ایک سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے اور اس کے مفید نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۰ء میں شوریٰ خدام الاحمدیہ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کی تعمیر کا منصوبہ منظور فرمایا تھا۔ اس تعمیری کام کے لئے پچاس ہزار روپے کے خرچ کا اندازہ تھا لیکن رقم کی فراہمی کی رفتار سست رہی اور ۱۹۵۲ء میں دفتر کے کمرے اور سٹور وغیرہ تیار کئے جا سکے۔ ۶؍ فروری ۱۹۵۲ء کو سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس عمارت کا افتتاح ۶؍ اپریل ۱۹۵۲ء کو ہوا۔ بعد ازاں اس عمارت کی چار دیواری مکمل کی گئی۔ پھر ۱۹۵۵ء میں مزید دو کمرے بنوائے گئے۔ اس عمارت کے علاوہ ایک موزوں ہال تعمیر کرنے کی ضرورت باقی تھی اور حضورؓ نے اس کی طرف بارہا توجہ دلائی تھی۔

۱۹۶۰ء میں محترم میر داؤد احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے اس کام کی طرف توجہ کی لیکن ہال کا پہلا نقشہ ضروریات کے لئے ناکافی تھا۔ چنانچہ از سرِ نو نقشہ بنوایا گیا جس پر دو لاکھ روپے خرچ آنے کا اندازہ لگایا گیا۔

۲۰؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ازراہِ کرم اس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس سال محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب خدام الاحمدیہ کے صدر مقرر ہوئے۔ یہ دوسرا نقشہ بھی خدام الاحمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر ناکافی تھا۔ چنانچہ تیسری مرتبہ پھر نقشہ از سرِ نو تیار کروایا گیا۔ اس نقشے کے مطابق چار لاکھ روپے کے خرچ کا اندازہ لگایا گیا۔

۱۸؍ اپریل ۱۹۶۵ء کو اس تعمیر کا آغاز کرنے کے لئے سنگِ بنیاد نصب کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی محترم صدر مجلس نے تین سو تیرہ روپے دینے والے تین سو تیرہ اصحاب کی سکیم کا اجراء فرمایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہال کے آغازِ تعمیر کی خبر ملاحظہ فرما کر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور اس سکیم کو بھی پسند فرمایا۔ حضورؓ نے ازراہِ لطف وکرم اس غرض کے لئے ایک ہزار روپے بھی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو مقبولیت عطا فرمائی ہے۔ اس تحریک میں اب تک ۲۲۳ انفرادی وعدے، ۱۸ اجتماعی وعدے اور ۶۷ مجالس خدام الاحمدیہ کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ ۱۹۶ وعدہ جات سو فیصد وصول ہو چکے ہیں۔ تعمیر کا کام جاری ہے۔

یہ وسیع و عریض ہال ربوہ کا پہلا بڑا پبلک ہال ہے۔ تکمیل کے بعد جہاں دیکھنے میں انتہائی دلکش اور نظر افروز ہوگا وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں کا ایک موزوں و مناسب مرکز بھی ثابت ہوگا اور مجلس کی جملہ ضروریات بفضلہ تعالےٰ بطریقِ احسن پوری ہو سکیں گی۔ تربیتی کلاسز، "اِن ڈور گیمز" اور دیگر تقاریب اس ہال میں منعقد ہو سکیں گی۔ کیونکہ زیرِ تعمیر عمارت "اسمبلی ہال"، "آڈیٹوریم" اور "جمنیزیم" وغیرہ کے طور پر استعمال ہو سکے گی۔

خدام الاحمدیہ کا زیرِ تکمیل عظیم منصوبہ ایک نظر میں

ہال :- طول = ایک سو چھیاسٹھ فٹ چھ انچ۔

عرض = چھیاسٹھ فٹ پونے چار انچ ـــــ بلندی = چالیس فٹ

"ایوانِ محمود"

مجلس مرکزیہ کی تجویز اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے اس ہال کا نام حضرت بانی مجلس رضی اللہ عنہ کی یاد دلوں میں تازہ رکھنے کی خاطر "ایوانِ محمود" رکھا گیا ہے +

سٹیج :- کُل رقبہ = ۴۰ فٹ × ۲۰ فٹ۔

انٹرنس ہال :- کُل رقبہ = ۲۷ فٹ × ۴۲ فٹ۔

کُل نشستیں :- ہال = سولہ سَو

سٹیج = دو سَو

گیلری = دو سَو

کُل = دو ہزار

دفتر و مہمان خانہ :- (دو منزلہ عمارت) - ۱۲ کمرے

کُل رقبہ = ۶۱ فٹ × ۴۴ فٹ

(اس کے علاوہ چار کمرے سٹیج کے عقب میں تعمیر ہوں گے)

لائبریری و ریڈنگ روم :- (انٹرنس ہال کے اُوپر ہوں گے) کل رقبہ = ۲۷ فٹ × ۴۲ فٹ

طعام گاہ و مطبخ (ڈائننگ ہال و کچن) :- کُل رقبہ = ۵۴ فٹ × ۴۲ فٹ۔

اخراجات کا اندازہ چار لاکھ روپے۔

یہ تعمیری منصوبہ تین مرحلوں میں مکمل ہوگا۔ پہلے مرحلہ میں ہال، سٹیج، اس کے عقبی چار کمرے، برآمدہ، انٹرنس ہال اور غسل خانے وغیرہ مکمل ہوں گے۔ دوسرے مرحلے میں دو منزلہ دفتر اور گیسٹ ہاؤس کے بارہ کمرے، دارالمطالعہ اور کتب خانہ تعمیر ہوں گے۔ تیسرے مرحلے میں طعام گاہ اور نعمت خانہ وغیرہ کی تکمیل ہوگی۔ تعمیر کا یہ سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔

اصل غرض وغایت کی طرف توجہ

جیسا کہ مضمون کے آغاز میں عرض کیا گیا ہے، مجلس کے قیام کی غرض وغایت بہت بلند ہے تنظیم اور اس کا مظاہرہ اس کا آخری مقصد نہیں بلکہ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے وسائل ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جہاں تنظیم اور اس کی اطاعت کی اہمیت واضح فرمائی وہاں یہ حقیقت بھی الم نشرح کر دی کہ اپنی تمام اہمیت اور افادیت کے باوجود یہ اصل چیز نہیں۔ یہ قشر ہے مجلس کی رُوح کی حفاظت کے لئے جس کا قیام اور استحکام ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہاں نظام کی اطاعت اور استحکام کی طرف توجہ کی گئی وہاں اصل روح کو ہمیشہ ملحوظ نظر رکھا گیا اور مجلس مرکزیہ کی پالیسی میں اسے سب سے زیادہ اہمیت دی گئی۔ نوجوانوں میں خشیت اللہ و محبت رسول کو تیز سے تیز تر کرنے میں پوری کوشش کی گئی۔ نوجوانوں میں ذکرِ الٰہی، عبادات سے شغف اور دینی ذوق پیدا کرنے کی طرف توجہ کی گئی۔ اسی طرح اسلامی اخلاق سے سیرت کے خاکوں میں رنگ بھرنے پر پُورا زور دیا گیا۔ باطنی اصلاح اور تزکیہ نفوس

کے ساتھ اسلامی شعار کے احترام کا جذبہ بھی نوجوانوں میں اُبھارنے کی مہم چلائی گئی "مومن باطن" کے ساتھ ساتھ "مومن شکل" کا نعرہ بلند کیا گیا۔

..... اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ محدود وسائل کے باوجود مجلس کو اس بارے میں خاص کامیابی حاصل ہوئی ہے اور نوجوانوں میں اسلامی اخلاق اور اسلامی شعار کی طرف میلان بڑھ گیا ہے۔ کئی نئی جبینیں لذتِ سجدہ سے آشنا ہوئی ہیں ——— اور اب اُن پر داغِ سجود مثالِ ماہ چمکتا ہے ——— کئی نئے چہرے ایسے ہیں جو شعارِ اسلامی کے حُسن کے امین بن چکے ہیں ——— اور ان کی باتیں ہوا میں بے اثر ہو کر منتشر ہونے کی بجائے اب اغیار کے دلوں میں اُتر جاتی ہیں ——— کئی نوجوان جدید تہذیب کی بے راہ روی کے خوفناک گرداب سے نکل کر اسلامی تمدن کے محفوظ سفینے میں آبیٹھے ہیں اور مخالف لہروں کا مُنہ موڑ رہے ہیں ——— بعض نئی آنکھیں اب یادِ خدا سے نم ہو جاتی ہیں ——— کئی نئے دلوں کی دھڑکنوں میں انسانیت کے محسنِ اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ایک نئی قسم کا ارتعاش پیدا ہو چکا ہے۔ ——— کئی نئے دماغ اب اسلام اور احمدیت کے درد کے گہرے احساس میں ڈوب کر سوچنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ——— خدمتِ خلق اور سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں بے لوث انہماک کی رُوح کئی نئے قالبوں میں جاگزیں ہوئی ہے ——— اس قسم کے اور بہت سے انقلابات ہیں جو بعض نئے نوجوانوں میں برپا ہوئے ہیں۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو اعداد و شمار میں ظاہر نہیں ہو سکتیں۔ جن کے گراف اس مادی دنیا میں نہیں بن سکتے۔ لیکن دیکھنے والی آنکھیں ——— محسوس کرنے والے دل ——— اور سوچنے والے دماغ ان اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ——— لیکن یہ ہماری مجلس کی آخری منزل نہیں کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں۔ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ چند احمدی نوجوانوں کی اصلاح ہمارا مقصد نہیں، تمام احمدی نوجوانوں اور تمام دنیا کی اصلاح ہمارا مطمحِ نظر ہے۔ خصوصاً ہر احمدی نوجوان کے ظاہر اور باطن کو حقیقی اسلامی رُوح سے ہم آہنگ کر دینا ہمارا مقصد ہے ——— اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ابھی بڑی جد و جہد کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان نیک عزائم میں کامیاب فرمائے (آمین) ✦

تبصرہ

"تین مسئلے" سائز ۲۰×۲۰/۱۶ ۔ صفحات ۱۲۰ ، ناشر مکتبہ الفرقان ربوہ۔

مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے (۱) وفات مسیح ناصریؑ (۲) نبوتِ اتباعیہ اور (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسائل سے متعلق یہ مختصر کتابچہ شائع کیا ہے۔ ان تمام مسائل پر عمدگی کے ساتھ آسان پیرایہ میں بحث کی گئی ہے۔ خدام کو اس کتاب کا خاص طور پر مطالعہ کرنا چاہیئے۔ تبلیغی ضروریات کے لحاظ سے بہت ہی مفید کتابچہ ہے۔ یہ مسائل ایسے ہیں کہ خدام کو ازبر ہونے چاہئیں۔ موصوف نے آسان اور دلکش انداز میں ان مسائل کو شائع کر کے مفید کام کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے۔ کتاب مکتبہ الفرقان سے ایک روپیہ میں مل سکتی ہے ✦

"کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا"

چند دنوں کی بات ہے نوشہرہ کے ایک ہوٹل میں تھوڑی دیر بیٹھنے کا موقع ملا۔ ہوٹل ایک ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں ہر قسم کے لوگ آتے ہیں۔ مختلف مزاج اور طبیعت رکھنے والے لوگ، مختلف عقیدے اور نظریات کے حامل لوگ ــــ یہ لوگ ہوٹلوں میں بیٹھ کر ہر قسم کے موضوعات پر آزادانہ گفتگو کرتے ہیں اور اپنے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہوٹل ایک ایسی جگہ ہے جسے معاشرے کے خاص و عام طبقات کے میلانِ طبع کا مطالعہ کرنے کی ایک "تجربہ گاہ" قرار دیا جاسکتا ہے !!

اس تمہید کے بعد اب میرا تجربہ یا مشاہدہ ملاحظہ فرمائیے ــــ اُس روز چند خوش پوش نوجوان میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ گفتگو کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی صنعتی ادارے یا تجارتی مرکز میں کام کرتے ہیں یا کسی سرکاری دفتر میں کام کرتے ہیں ــــ دفتری امور کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں ــــ پھر اچانک گفتگو کا موضوع اُن کے بڑے صاحب" کی "سٹینو" کا وجود بن گیا۔ نوجوان کہنے لگے کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہے لیکن اس کے باوجود اس میں اخلاقِ حسنہ کُوٹ کُوٹ کر بھرے ہیں، معلوم نہیں وہ کون ہے؟ ــــ "کوئی خاندانی عورت معلوم ہوتی ہے" ــــ کسی فوجی افسر کی بیوہ معلوم ہوتی ہے" ــــ غرض گفتگو میں شریک ہر نوجوان اپنی اپنی رائے دے رہا تھا۔ ایک بولا " وہ کہیں ربوہ ٹرینڈ" نہ ہو۔ ایسے اعلیٰ اور عمدہ اخلاق اور بلند سیرت اور کردار تو احمدی تعلیم یافتہ لڑکیوں اور عورتوں کے ہوتے ہیں" ــــ دوسروں نے اس بیان کو تسلیم کر لیا اور فیصلہ کیا گیا کہ اصل حقیقت کا کھوج لگائیں گے۔ ایک بولا احمدیوں کا جلسہ ہر سال دسمبر کے آخر میں ہوتا ہے، ہر احمدی مرد و عورت وہاں جاتا ہے اگر سٹینو نے ان دنوں میں چھٹی لی تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ احمدی ہے "

میرا اپنا خیال یہ ہے کہ وہ خاتون احمدی نہیں ہوں گی کیونکہ احمدی عورتیں پردہ کی سختی سے پابند ہوتی ہیں۔ لیکن دیر تک سوچتا رہا کہ احمدی طالبات اور خواتین نے خاص روایات قائم کر لی ہیں اور تعلیم یافتہ باشعور طبقہ ان روایات سے متاثر ہے میں جب بھی احمدیت کے بارے میں سوچنے بیٹھتا ہوں تو اس نوجوان کے یہ الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگتے ہیں ــــ

"پڑھن لکھن دے بعد وی ایہہ اخلاق تے احمدی کُڑیاں تے عورتاں دے ہوندے نے، اوہ کدھرے

ربوہ ٹرینڈ نہ ہووے ؟"——

احمدی طالبات اور خواتین کو ان درخشندہ روایات کو ہمیشہ قائم رکھنا چاہیئے۔ تا آئندہ نسلیں بھی فخر سے اپنا سر بلند رکھ سکیں۔!!

(لطف الرحمٰن محمود)

بکری کی عقلمندی

مجھے کسی کام کے سلسلہ میں ایک گاؤں جانے کا اتفاق ہوا۔ کام کے سلسلہ میں تمام دن وہاں رہنا پڑا۔ جس وقت نمازِ ظہر کی اذان میرے کانوں میں پردۂ آواز سے آئی میں نماز پڑھنے مسجد کی طرف چل دیا۔

نماز پڑھنے سے قبل جو ایک عجیب واقعہ ہوا وہ تحریر میں لاتا ہوں۔ ہوا یوں کہ میں نے جب وضو کیا اور رومال سے اپنا منہ اور ہاتھ خشک کر رہا تھا تو اس دوران ایک پیاسی بکری اس مسجد میں آگئی۔ اس کی پیاسی نگاہیں پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر دوڑ رہی تھیں لیکن پانی کہیں موجود نہ تھا۔ جو پانی نمازی استعمال کر رہے تھے وہ نکاس کی صورت میں بہہ کر باہر چلا جاتا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ بے چاری پیاسی ہے اور نہ جانے کہاں سے چل کر یہاں آئی ہے اور اس کو ضرور پانی پلایا جائے۔ لیکن یہ خیالات ابھی میرے دل میں ہی تھے کہ اتنے میں بکری نے فوراً ٹوٹی کو اپنے منہ سے کھولا اور خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ پانی پینے کے بعد بکری نے خود بخود ٹوٹی کو اپنے منہ سے بند کر دیا اور پھر خدا جانے وہ بکری کدھر کو چلی گئی۔ اس کے بعد تھوڑی دیر تک میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا تخیل اپنے دل میں کرتا رہا کہ کس طرح ایک بے زبان اور نا سمجھ بکری کو پیاس بجھانے کے لئے خود بخود اس کو عقل استعمال کرنے کی توفیق دے دی اور وہ بغیر کسی کے سہارے اور آسرے کے خوب سیر ہو کر پانی پینے اور مجھے ورطۂ حیرت میں ڈالنے کے قابل ہو گئی۔

(منصور احمد وقار جھنگ صدر)

ادارتی تبدیلی

محترم صدرِ مجلس کی طرف سے نئے سال کے آغاز کے ساتھ خاکسار کو مہتمم اطفال کی حیثیت میں ہر سالہ تشحیذ الاذہان کی نگرانی کا کام سونپا گیا ہے۔ اسلئے چند ماہ تک (دوبارہ) ادارہ خالد سے منسلک رہنے کے بعد ایک بار پھر میں قارئین خالد سے رخصت چاہتے ہوئے ان کی دعاؤں کا طلبگار رہوں۔

خاکسار

رفیق احمد ثاقب

ہمارے ہاں

• دیودار • پڑتل • کیل • چیل کا کافی سٹاک موجود ہے!

خواہش مند حضرات ہمیں خدمت کا موقع دیں

• سلیپر دُرگئی • دیار و پڑتل بھی ارزاں نرخ پر دستیاب ہو سکتا ہے

★ گلوب ٹمبر کارپوریشن - ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور - فون ۶۲۶۱۸

★ لائل پور ٹمبر سٹور - راجباہ روڈ لائل پور - فون ۳۸۰۸

★ سٹار ٹمبر سٹور - ۹۰ فیروز پور روڈ - لاہور

علیم اینڈ کمپنی

لائلپور

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے

ضروری سامان کیلئے

علیم اینڈ کمپنی

کو یاد رکھیں

شامیانے، قناتیں، پھولداریاں، کراکری - اعلیٰ قسم کا فرنیچر ہر وقت نسبتاً کم کرایہ پر مل سکتا ہے

Monthly **KHALID** *Rabwah*

Regd. No. L 5830 November 1966

خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس
رضی اللہ عنہ

(مفصل مضمون اندر کے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا۔